THE ALFAZL QADIAN
رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن	عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا	...کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔
اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام
مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۶۱ | مورخہ ۶ فروری سنہ ۱۹۲۲ء | یوم دوشنبہ | مطابق ۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح۔ نامہ نیر	صفحہ ۱
اعلانات	صفحہ ۲
مسٹر امیر علی اور پروفیسر ارم دیو	صفحہ ۳
وفات مسیح اور حافظ شیرازی	صفحہ ۵
خطبہ جمعہ	صفحہ ۶
حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری	صفحہ ۸
جلسہ سالانہ کے متعلق ضروری یادداشت	صفحہ ۹
اشتہارات	صفحہ ۱۰
خبریں	صفحہ ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ جمعرات کے روز شام کے وقت زینہ کی اوپر کی سیڑھی سے گر پڑے اور کمر بکندے اور بازو پر چوٹیں آئیں۔ مگر خدا کے فضل سے شدید چوٹ سے محفوظ ہے۔

خاکسار (ڈاکٹر) حشمت اللہ قادیان

یکم فروری سنہ ۱۹۲۲ء سے ۳ ر فروری تک احمدیہ ٹورنیمنٹ ہوا۔ جس میں مختلف قسم کی کھیلیں کھیلی گئیں۔ مگر ۲ ر اور ۳ ر فروری کو بارش نے کھیل کو بے لطف کر دیا۔ کامیاب طالب علموں اور اشخاص کو انعام دیا جائیگا۔

دجال یا رجال کی بحث میں مولوی ثناء اللہ کی دعوت پر آج (۵ فروری) ہمارا وفد امرتسر بھیجا گیا۔

نامۂ نیر

سالٹ پانڈ میں تبلیغ

(جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر۔ ۲۷ اکتوبر ۲۱ء)

کھلی ہوا میں جلسے

دار التبلیغ احمدیہ ایسے مقام پر واقع ہے۔ کہ اگر اسے شہر کی مرکزی جگہ کہا جائے۔ تو عین صحیح ہے۔ سارے قصبہ میں صرف ایک عمدہ کھلا میدان اندرون آبادی ہے۔ اور یہ میدان دار التبلیغ کے سامنے ہے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی عنایت سے شراب فروش حبائل الشیطان نے اپنے آشیانے مشن کے سامنے سے اوٹھا لئے ہیں۔ اور ۱۹ ر اکتوبر سے میدان مذکورہ میں شام کو کھلی ہوا کے اجلاس ہوتے ہیں۔ جنمیں قصبہ کی آبادی خوشی سے حصہ لیتی ہے۔ اور اکثر گھروں میں نئے مشن کا تذکرہ ہے۔

دو جلسے

کھلی ہوا کے ایک جلسہ میں مبلغ یعقوب نے نہایت خوش الحانی سے فانٹی نعت پڑھی۔ اور مولوی محمد اسحٰق صاحب طالب علم مبلغ کلاس نے قرآن کریم پڑھ کر احمدی تفسیر کے ساتھ ناظرین کو محظوظ کیا۔ چونکہ یہ پہلا جلسہ تھا۔ اسلئے میں نے دعا کے بعد مکان سے نیچے اُتر کر جلسہ میں شرکت کی۔ اور زبان عربی میں مختصر خطبہ پڑھا۔ جو عزیز محمد اسحٰق نے فانٹی میں ترجمہ کر کے ساتھ ساتھ سنایا۔ میں اس مختصر خطبہ کی نسبت قصبہ کے مختلف حصص سے مختلف اچھی رپورٹیں سنتا ہوں۔ ایک اور کھلی ہوا کا جلسہ ہوا۔ جنمیں مبلغ یوسف نے فانٹی میں تقریر کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور مولوی محمد اسحٰق صاحب نے قرآن شریف کا درس دیا۔ اور میں خداوند تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میری ناچیز کوشش کو بارور کر کے مجھے دکھا دیا ہے۔ عزیز محمد اسحٰق اب احمدیت کو خوب سمجھتا ہے۔ اس جلسہ میں طلباء نے نعتیہ عربی الفاظ پڑھنے کے علاوہ نہایت خوش آوازی سے پڑھا اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح

حمداً حمداً لله حمداً حمداً حمداً

شکراً شکراً لله شکراً شکراً شکراً

اس کے علاوہ زبان فینٹی میں جو گیت طلباء نے گائے جنکو سُریلی آواز اور بعض بعض الفاظ کے سوا میں اور کچھ نہیں سمجھ سکا۔ ان میں یہ کہا گیا۔ محمد رسول آ گئے۔ کافرو مان لو۔ مسیح موعود آ گئے مان لو۔ مہدی ہمارے آ گئے مان لو۔ ہمارا مشن دیکھ لو۔ مان لو۔ ہمارا سفید مولوی دیکھ لو۔ نوجوان عبدالرحیم دیکھ لو۔ مان لو۔

سلسلہ تقریر احمدیہ ہال واقعہ کمرشل روڈ متصل ملوز فیلڈ ریور سائیڈ سالٹ پانڈ میں حسب پروگرام مجوزہ و مشتہرہ ۲۲ر اکتوبر سے لیکچرز شروع ہوئے۔ اور تعلیم یافتہ مسیحیوں نے پہلی مرتبہ مبلغ اسلام کی تقریریں سنیں۔ گو پادریوں نے میرے لیکچر سننے کی مخالفت کر دی تھی۔ مگر باوجود اس کے لوگ آئے۔ اور خوب سلسلہ سوالات و جوابات ہوا۔ اور الحمدللہ کہ بہت سی غلط فہمیاں دور ہو گئیں۔ اور امید کہ بعض سعید ارواح اسلام قبول کرینگی۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ سالٹ پانڈ کو جو گولڈ کوسٹ میں مشن کا مرکز ہے۔ مگر اب تک تبلیغ حق سے مستفیض نہ ہوا تھا۔ آخر اس کا جائز حصہ مل گیا۔

لائبریری و درس احمدیہ لائبریری میں اکثر شائقین آ کر کتب کا مطالعہ کرتے اور اخبارات پڑھتے ہیں۔ روزانہ قرآن و حدیث کا درس صبح کو ہوتا ہے اور بائبل کا وقت ۷ بجے شام سے ۸ بجے تک رکھا گیا ہے۔ بعض مسیحی موخر الذکر درس میں حصہ لیتے ہیں۔

یورپین احباب کو تبلیغ یہاں قریباً ایک درجن یورپین ملازمین حکومت و تاجران رہتے ہیں ان میں سلسلہ تبلیغ شروع کر دیا ہے۔ بعض دار التبلیغ آتے ہیں۔ چنانچہ ہفتہ گذشتہ میں مسرز ہیچ فرمن۔ جارج انگریز اور مسٹر نکو باشندہ سوئٹزرلینڈ جائے پر تشریف لائے۔ اور مختلف مسائل اسلام پر گفتگو ہوتی رہی۔ اول الذکر اور آخر الذکر ہر دو بہت متاثر ہیں۔ مسٹر نکو نے عربی زبان کا مطالعہ شروع کر دیا ہے۔ اور مجھ سے سبق پڑھتے ہیں۔ اور ان کا سلام اب السلام علیکم ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو ہدایت کر دے تو سوئٹزرلینڈ میں احمدیت چلی جائیگی۔ اللہ تعالیٰ ہر امر پر قادر ہے۔

ضرورت دعا یہاں کی جماعت بالکل نئی اور علم کے زیور سے معرا ہے۔ بیگوس میں تعلیم ہے مگر اس کے ساتھ ہی مخالفت بھی ہے۔ بعض جاہل ملا وعظ کر رہے ہیں۔ کہ عورتوں کو عیدین و نماز جمعہ میں آنے کی اجازت دینا کفر ہے۔ احمدی کافر ہیں۔ کافروں کا قتل جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ملانوں کو ہدایت کرے۔ تنہائی۔ کثرت کام۔ قلت فنڈز۔ جاہل دشمنوں کی مخالفت میرے لئے تشویش کن ہیں۔ دعا فرماویں۔ دعا، دعا، دعا

سرکاری ملازمین اور ٹریٹوریل فوج

بہ سلسلہ خط موصولہ از فقیر اللہ صاحب سگنلر جنڈیالہ ضلع ملتان اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ احمدیوں میں سے ٹریٹوریل میں بھرتی ہونا چاہتے ہیں۔ خواہ وہ ملازم ہوں یا غیر ملازم۔ جالندھر حلقہ کی بھرتی کیلئے ۱۸ر فروری کو قادیان آ جائیں۔ ۲۰ر کو معائنہ ہو گا۔ اور ۲ر مارچ ۲۲ء کو جالندھر میں حاضری تعلیم کیلئے ایک ماہ کیلئے جانا ہو گا۔ ملازمان سرکار بھرتی کے لئے دو چار روز کی رخصت لیکر آ جائیں۔ اور بھرتی ہونے پر ان کے محکمہ جات کو فوراً لکھ دیا جائیگا۔ جہاں سے وہ بحیثیت ڈیپوٹیشن ایک ماہ کیلئے آ جائینگے۔

حلقہ جہلم کی بھرتی کے لئے ۱۵ر فروری مقرر ہے۔ فوراً چوہدری شکر اللہ خان صاحب رئیس ڈسکہ ضلع سیالکوٹ سے خط و کتابت کریں۔ افسران کمانڈنگ جالندھر و جہلم کو ہرگز براہ راست افسری کے متعلق نہ لکھا جائے۔ بلکہ جو چالیس قابل بھرتی جوان دیگا۔ وہ افسری کا مستحق ہو گا۔ ایسے جوانوں کو وہ لیکر جائے مقررہ بالا پر آ جائے۔ ہم خود افسری کیلئے سفارش کرینگے۔ تمام خط و کتابت دفتر امور عامہ قادیان سے جالندھر حلقہ کیلئے ہونا چاہیئے۔ اور بھرتی کے متعلق حلقہ جہلم کی خط و کتابت شکر اللہ خان صاحب سے۔ ناظر امور عامہ

اہل قلم والنیٹروں کی ضرورت

آج زمانہ میں قلم کی حکومت ہے۔ اور مذاہب بھی قلم ہی کے زور سے اپنی صداقت اور دوسروں کی بطالت ثابت کرنے کے درپے ہیں۔ ہمارا سلسلہ قلم کا دعویدار ہے۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

صف دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
تیغ کا کام قلم ہی سے دکھایا ہم نے

اسلئے ضرورت ہے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک فرد قلم کو چلانا اور اس سے بہترین کام لینا جانتا ہو۔ ہمارے دشمن تلوار لیکر ہم پر نہیں دوڑتے۔ بلکہ اپنی قلم کی کشش ہی سے ہمیں پامال کر دینا چاہتے ہیں۔ اس لئے خدا نے ہمیں بھی قلم دیا ہے۔ اور اسمیں قوت بخشی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم دشمنان اسلام و احمدیت کے اٹھائے ہوئے طوفان اور پھیلائے ہوئے کذب و دجل و افترا اور فتنہ پردازی کا قلع قمع کرنے کے دفاعی پہلو کے علاوہ جارحانہ پہلو اختیار کریں۔ اور دشمنان حق جن راہوں سے حق پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ ان سب پر اس طرح حملہ آور ہوں۔ کہ انہیں اپنے ہی گھر کی فکر پڑ جائے۔ اور اس کام کو باقاعدہ رنگ دینے کیلئے ہمیں فی الحال پندرہ ایسے اہل قلم کی ضرورت ہے۔ جو مختلف مذاہب کا خصوصاً مطالعہ کریں اور ان کے متعلق تحقیقات میں لگے رہیں۔ اور حقیقی معلومات بہم پہنچا کر مضامین لکھیں۔

جن مذاہب کیلئے مضامین لکھنے والنیٹروں کی ضرورت ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں۔ احباب ان کے متعلق فوراً مجھے اطلاع دیں کہ وہ کس مذہب کے متعلق کام کرنا چاہتے ہیں۔ (۱) آریہ (۲) سناتن (۳) برہمو سماج (۴) دیو سماج (۵) اہلحدیث (۶) چکڑالوی (۷) شیعہ (۸) حنفی (۹) غیر مبائعین (۱۰) بدھ مذہب (۱۱) سکھ (۱۲) رومن کیتھلک (۱۳) پروٹسٹنٹ (۱۴) دہریہ (انگریزی)

خاکسار رحیم بخش (ایم اے) ناظر تالیف و اشاعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان ۔ ۶ر فروری ۱۹۲۳ء

مسٹر امیر علی اور پروفیسر رام دیو

(نمبر ۳)

(از جناب مولانا شیر علی صاحب بی ۔ اے)

اس مضمون کی آخری قسط الفضل کی اشاعت مورخہ ۱۲۔ جنوری میں شایع ہو چکی ہے ۔ بقیہ مضمون کی اشاعت میں بوجہ جلسہ سالانہ کی رپورٹ اور مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹ اتمام الحجۃ نمبر ۲ کے جواب کے تعویق ہوئی ۔ لیکن اب ہم اس سلسلہ کو دوبارہ شروع کرتے ہیں ۔ اور پروفیسر رام دیو صاحب سے درخواست کرتے ہیں ۔ کہ وہ اس کے جواب کی طرف متوجہ ہوں ۔ (ایڈیٹر)

اب میں پروفیسر صاحب کے جوابات کو ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں :۔

امر اوّل یعنے اس امر کے جواب میں کہ تصنیف کسی کو راہ نما اور مسلمہ لیڈر نہیں بنا دیتی ۔ بڑے بڑے رہنما دنیا میں گذرے ہیں ۔ انھوں نے خود کوئی تصنیف نہیں کی ۔ پروفیسر صاحب فرماتے ہیں کہ تصنیف کسی کو رہنما نہیں بنا سکتی ۔ یہ ٹھیک ہے ۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ۔ کہ تصنیف میں رہنمائی کا ایک نشان بھی نہیں ہے ۔ سر درد ہونے سے بخار کا ہونا لازم نہیں ۔ کہ سر درد بخار کی علامات میں سے ایک نہیں ؀

اس جواب میں اوّل تو پروفیسر صاحب یہ امر تسلیم کرتے ہیں کہ تصنیف کسی کو رہنما نہیں بنا سکتی ۔ مگر فرماتے ہیں کہ یہ رہنمائی کی علامات میں سے ایک علامت ہے اس جواب میں پروفیسر صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کی دلیل کی تردید نہیں کر سکے ۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ بیان فرمایا تھا ۔ کہ تصنیف رہنمائی کی لازمی علامت نہیں ۔ کئی رہنما دنیا میں گذر چکے ہیں ۔ مگر انھوں نے کوئی تصنیف نہیں کی ۔ اگر پروفیسر صاحب یہ ثابت کر دیتے کہ نہیں تصنیف رہنمائی کی لازمی علامات میں سے ہے تب ہم کہہ سکتے تھے کہ پروفیسر صاحب نے دلیل پیش کردہ کو توڑ دیا ۔ مگر پروفیسر صاحب ایسا ثابت نہیں کر سکتے ؀

اگر ایک چیز دوسروں میں بھی پائی جاتی ہے ۔ اور رہنماؤں میں اس کا پایا جانا ضروری نہیں ۔ تو پھر کس طرح کہہ سکتے ہیں ۔ کہ وہ رہنمائی کی ایک علامت ہے ۔ اسلئے پروفیسر صاحب کا یہ فرمانا کہ تصنیف رہنمائی کی علامات سے ایک علامت ہے ۔ درست نہیں ۔

پروفیسر صاحب فرمائیے ۔ بخار کی تشخیص کس طرح کی جاتی ہے ۔ کیا نبض دیکھنے یا تھرمامیٹر کے ذریعہ ٹمپریچر دیکھنے سے اس کی تشخیص نہیں کی جاتی ۔ پس صحیح ذریعہ بخار کے پہچاننے کا نبض کی تیزی یا حرارت کی زیادتی ہے ۔ نہ کہ سر درد ۔ اگر اس بات کا ثبوت دینا ہو کہ فلاں شخص کو بخار ہے ۔ تو یہ دکھانا چاہیئے ۔ کہ اس کی نبض تیز چل رہی ہے ۔ یا اس کا ٹمپریچر نارمل سے زیادہ ہے ۔ نہ یہ کہ اس کو سر درد ہے ۔ اور چونکہ بعض دفعہ بخار میں سر درد بھی ہو جاتا ہے ۔ اس لیئے ثابت ہوا ۔ کہ اسکو بخار ہے ۔ اسی طرح اگر کسی کی نمائندگی کا ثبوت دینا ہو ۔ تو اس کا یہ ذریعہ نہیں ۔ کہ یہ دکھایا جائے ۔ کہ اس نے فلاں تصنیف کی ہے ۔ بلکہ نمائندگی کے حقیقی علامات دکھلانے چاہئیں ۔ اور وہ علامات وہی ہیں ۔ جن کو حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے مضمون میں پیش فرمایا ہے اور جن کی تردید پروفیسر صاحب نہیں کر سکتے ۔ جب ان لوگوں میں جن کو پروفیسر صاحب نے بطور نمائندہ کے پیش کیا ہے ۔ نمائندگی کی حقیقی علامتیں نہیں پائی جاتیں ۔ تو پھر ان کے مصنف ہونے پر زور دینا ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک شخص میں بخار کی حقیقی علامت یعنی ٹمپریچر نارمل سے بڑھ جانا نہیں پایا جاتا ۔ مگر اس بات پر زور دیا جائے ۔ کہ چونکہ اسکو خفیف سا سر درد ہے اور بعض اوقات بخار کے ساتھ سر درد بھی ہوتا ہے ۔ اسلیئے ثابت ہوا ۔ کہ اسکو بخار ہے ۔ اگر پروفیسر صاحب ان لوگوں کو اسلام کا نمائندہ ثابت کرنا چاہتے ہیں تو نمائندگی کی حقیقی اور لازمی علامات کو پیش کریں ادھر ادھر کی زائد باتوں کے پیش کرنے سے کیا فائدہ ہے اس سے تو صرف یہی ثابت ہوتا ہے ۔ کہ ان لوگوں میں کوئی حقیقی علامت نمائندگی کی نہیں پائی جاتی ۔ پروفیسر صاحب ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں ۔

امر ۳ میں حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں کہ پروفیسر صاحب کے چار پیش کردہ گواہوں میں کوئی بھی مذہبی لیڈر نہیں کہلا سکتا ۔ مسٹر امیر علی کی تمام تر عزت و شہرت ان کی قانونی قابلیت کی وجہ سے یا سیاسی سعی کی وجہ سے ہے ۔ پروفیسر صاحب باقی تین کو تو مسلمہ لیڈر ثابت کرنے کی کوشش نہیں کرتے ۔ ہاں مسٹر امیر علی کو مسلمہ مذہبی لیڈر ثابت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل دلائل پیش کرتے ہیں ۔

اوّل ۔ ان کی عزت و شہرت محض ان کی قانونی قابلیت کی وجہ سے نہیں ۔ بلکہ اس نے بھی کہ وہ یورپ میں اسلام کے برقی مذہبی سمجھے جاتے تھے ۔ دوم ۔ جب مسٹر محمد علی ولایت میں گئے تھے ۔ تو ان کی یہ خواہش تھی کہ مسٹر امیر علی انکو انگلستان میں انٹروڈیوس کریں ۔ سوم وہ مسلم لیگ کی لنڈن برانچ کے پردھان ہیں ۔ اور یہ عہدہ ان کو ان کی قانونی قابلیت کی وجہ سے نہیں دیا گیا ۔ چہارم ۔ پریوی کونسل کی ممبری ان کو اس لئے دی گئی ۔ کہ وہ سربرآوردہ مسلمان ہیں ۔

پروفیسر صاحب فرمائیے ۔ ان چار دلائل میں سے کس دلیل سے ان کا مسلمانوں کا مذہبی لیڈر ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا تھا کہ ان کی عزت و شہرت مسلمانوں کا مذہبی پیشوا ہونے کی وجہ سے نہیں ۔ بلکہ دو وجہ سے ہے ۔ اوّل ۔ قانونی قابلیت ۔ دوم سیاسی امور میں حصہ لینا ۔ آپ نے بجائے اس کے کہ اس کی تردید کرتے ۔ صرف اس کی تصدیق ہی کی ہے ۔ آپ کے بیان کا ماحصل یہی ہے ۔ کہ ان کی شہرت قانونی قابلیت کی وجہ سے نہیں ۔ بلکہ اسلئے ہے کہ وہ مسلمانوں میں سیاسی طور پر ایک عظمت رکھتے ہیں ۔

مسٹر محمد علی صاحب کی خواہش یا مسلم لیگ کی لنڈن برانچ کا پردھان ہونا ۔ پریوی کونسل کی ممبری صرف ان کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قانونی یا سیاسی شہرت کا ثبوت دیتے ہیں۔ نہ کہ ان کے مذہبی لیڈر اور پیشوا ہونے کا۔ پروفیسر صاحب نے کوئی ثبوت اس امر کا نہیں دیا۔ کہ مسٹر امیر علی مسلمانوں کے مسلمہ مذہبی لیڈر ہیں۔ آپ نے یہ نہیں دکھایا کہ مسلمانوں میں فلاں جماعت مذہبی امور میں اپنے آپ کو ان کی رائے سے متفق ظاہر کرتی ہے۔ یا کم از کم ان کو مذہبی طور پر کوئی رتبہ دیتی ہے۔ مثلاً مذہبی مسائل میں ان کی رائے کو وقعت دیتی ہے۔ اور ان سے مذہبی امور میں مشورہ لیتی ہے۔ اب بھی ہجرت اور عدم تعاون فوجی اور پولیس کی ملازمت کے سوالات درپیش ہیں۔ کیا مسلمانوں کے کسی گروہ نے ان امور میں مسٹر امیر علی سے بھی فتویٰ طلب کیا ہے۔ ہندوستان کے علماء کے فتوے تو شایع کئے گئے ہیں۔ مگر مسٹر امیر علی کی طرف اس امر میں کسی نے رُخ نہیں کیا۔

امر ۹ و ۱۲ میں حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ دکھانے کے لئے کہ مسٹر امیر علی نے اپنی کتاب مسلمانوں کے نمائندہ اور وکیل کی حیثیت سے نہیں لکھی۔ خود مسٹر امیر علی کا ایک قول نقل کیا ہے۔ جس میں مسٹر امیر علی فرماتے ہیں۔ کہ یہ کتاب خصوصیت کے ساتھ ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے لکھی گئی ہے۔ اور میں نے کوشش کی ہے۔ کہ میں اپنی کتاب میں اسلام کی حلیمانہ اور اخلاقی سپرٹ کو پیش کروں اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس کی مدد سے ہندوستان کے مسلمان گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ اخلاقی اور عقلی ترقی کر سکیں گے۔"

اس قول سے ظاہر ہے کہ مصنف کی اس کتاب کے لکھنے سے اصل غرض خود مسلمانوں کو تعلیم دینا ہے۔ اسلئے یہ کتاب مسلمانوں کی طرف سے نمائندہ کی حیثیت سے غیر مذاہب کو مخاطب کر کے نہیں لکھی گئی۔ بلکہ اس میں اصل مخاطب خود مسلمان ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ وکیل وہ ہوتا ہے۔ جو اپنے موکل کی ہدایت کے مطابق غیر کو مخاطب کرتا ہے۔ نہ کہ وہ خود موکل کو مخاطب کرے۔ یہاں تو مسٹر امیر علی خود اسلام کے مسائل کے متعلق رائے زنی کر کے مسلمانوں کو بزعم خود راہ راست پر لانا چاہتے ہیں۔ اور یہی اپنی کتاب کی اصلی غرض اور حقیقی منشاء بیان کرتے ہیں۔ پس وہ خود تراشیدہ جج ہوئے نہ کہ وکیل۔ کیونکہ وکیل کا مخاطب موکل نہیں ہوتا۔ مسٹر امیر علی تو بطور جج کے فیصلہ کرتے ہیں۔ کہ فلاں تعلیم اسلام کی حقیقی تعلیم ہے۔ اور فلاں تعلیم حقیقی تعلیم نہیں۔

اس کے جواب میں پروفیسر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ مسٹر امیر علی کے ایسا لکھنے سے نمائندگی کا انکار نہیں پایا جاتا۔ کیا حضرت مرزا صاحب مسلمانوں کی فلاح کے لئے کتابیں نہ لکھتے تھے۔ پروفیسر صاحب کے اس جواب سے حضرت خلیفۃ المسیح کے استدلال کی تائید ہوتی ہے۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب کی ایک حیثیت جج کی بھی تھی آپ کا دعویٰ تھا۔ کہ میں خدا کے وعدہ کے مطابق حکم عدل یعنے جج کے طور پر آیا ہوں۔ اور اسی منصب کے ماتحت آپ نے مسلمانوں (اور نیز غیر مذاہب کے پیرووں) کو بتایا کہ تمہارے عقائد میں فلاں فلاں غلطی ہے۔ فلاں فلاں تعلیم تمہارے مذہب کی صحیح تعلیم ہے۔ اور تمہارے فلاں فلاں عقائد خدا کی تعلیم کے مطابق نہیں ہیں۔ بلکہ تمہارے اپنے غلط خیالات ہیں جن کا نام تم نے دین رکھ لیا ہے۔ پس ایسی کتابیں حضرت مرزا صاحب نے ضرور لکھیں۔ مگر بحیثیت جج کے۔ اور ہزاروں لاکھوں آدمیوں نے ان کی اس تعلیم کو قبول کیا۔ مسٹر امیر علی نے بھی جج کا عہدہ اختیار کیا۔ مگر وہ خود ساختہ جج تھے۔ خدا کے مقرر کردہ نہ تھے۔ اسلئے کوئی جماعت ایسی پیدا نہ ہوئی۔ جو مسٹر امیر علی کی رائے زنی کے ساتھ اتفاق کرتی۔ اور اس طرح مسٹر امیر علی کو نمائندہ کی حیثیت حاصل ہوتی۔

پھر پروفیسر صاحب لکھتے ہیں کہ سید صاحب نے مسلمانوں کے لئے ہی یہ کتاب نہیں لکھی۔ کیونکہ دیباچہ کے خاتمہ پر وہ لکھتے ہیں۔ کہ اس کتاب سے مغرب میں اشاعت اسلام ہوگی۔

یہ تو پروفیسر صاحب نے مان لیا کہ یہ کتاب سید صاحب نے مسلمانوں کے لئے لکھی۔ اور کس طرح نہ مانتے۔ جبکہ مسٹر امیر علی اپنی کتاب کے دونوں دیباچوں میں اپنی کتاب کی یہی غرض بتاتے ہیں۔ کہ اس کتاب کے ذریعہ ان کے خیالات مسلمانوں کی نئی نسل میں پھیلیں۔ پروفیسر صاحب خود ہی [illegible] ہیں۔ کہ مسٹر امیر علی اپنی [illegible] کی اصل غرض کیا بیان فرماتے ہیں۔ کیا انہوں نے دونو دیباچوں میں یہی ظاہر نہیں کیا۔ کہ اس کتاب کے اصل مخاطب مسلمان ہیں۔ اور انہی میں اس کتاب کے خیالات پھیلانا ان کی اصل غرض ہے۔

جس فقرہ کا پروفیسر صاحب نے حوالہ دیا ہے۔ خود اسی سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مسٹر امیر علی کے اصل مخاطب اہل یورپ نہیں۔ کیونکہ وہ لکھتے ہیں کہ:-

"شاید امکان ہے۔ کہ اسلام کی سچی سپرٹ کی یہ تشریح مغرب میں اسلامی خیالات کے پھیلنے میں مدد دے۔"

مسلمانوں کے متعلق تو وہ صاف طور پر لکھتے ہیں کہ دراصل یہ کتاب ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے اور نئی نسل میں اس کتاب کے خیالات پھیلانے کے لئے لکھی گئی ہے۔ اور اہل یورپ کے متعلق ضمنی طور پر لکھتے ہیں کہ ممکن ہے۔ کہ مغربی لوگوں میں بھی اسلامی خیالات کے پھیلانے میں یہ کتاب امداد دے سکے۔ اور اس امکان کو بھی وہ شاید کے لفظ سے اور بھی کمزور کرتے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ان کی اصل اور بڑی غرض جیسا کہ وہ خود بیان کرتے ہیں۔ ہندوستان کے نوجوانوں میں اپنے خیالات کی اشاعت ہے۔

پروفیسر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مسٹر امیر علی خود تراشیدہ جج اس صورت میں ہوتے۔ کہ انہوں نے مسلمان ہونے سے انکار کیا ہوتا۔ جواباً عرض ہے۔ کہ خود تراشیدہ ہونے کے لئے غیر مسلم ہونا ضروری نہیں۔ خود تراشیدہ جج وہ اس لئے ہیں۔ کہ نہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں۔ اور نہ انکو مسلمانوں نے اس عہدہ کے لئے انتخاب کیا ہے۔ اور نہ ان کے فیصلہ کو صحیح تسلیم کیا ہے۔ صرف اسلام کا دعوے جج بننے کے لئے کافی نہیں۔

امر ۱۱ کے جواب میں پروفیسر صاحب فرماتے ہیں کہ کتاب کی مخالفت کا ہونا سید صاحب تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن کہتے ہیں کہ اس سے کتاب کا سکہ اور بھی مضبوط ہو گیا۔ اور اس سے میرے دعوے کی تصدیق ہوتی ہے۔ کہ سید صاحب تعلیم یافتہ اور ترقی یافتہ گروہ کے نمائندے ہیں۔ پروفیسر صاحب یہاں یہ امر بھول گئے ہیں۔ کہ اس جگہ امر تنقیح طلب کیا تھا جس کے ثبوت میں حضرت خلیفۃ المسیح نے مسٹر امیر علی کا یہ حوالہ پیش کیا تھا۔ پس میں ان کو یاد دلاتا ہوں۔ کہ یہ حوالہ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امر کے ثبوت میں نقل کیا گیا تھا کہ مسٹر امیر علی کی کتاب کی مخالفت کی گئی۔ اور اس کے غلط خیالات کا رد کیا گیا۔ اور پروفیسر صاحب قبول کرتے ہیں۔ کہ اس حوالہ سے ضرور یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسٹر امیر علی کی کتاب کی مخالفت کی گئی اور یہ کہ مسٹر امیر علی خود اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ پس جس امر کے ثبوت کے لئے یہ حوالہ پیش کیا گیا تھا۔ وہ امر ثابت ہو گیا۔ یہ امر الگ ہے۔ کہ مسٹر امیر علی کے نزدیک اس مخالفت کا کیا نتیجہ ہوا۔ اچھا یا برا۔ اس سے ہمیں اس وقت بحث نہیں۔ ہمیں یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ اس کتاب کے غلط عقائد کی تردید کی گئی۔ پس یہ امر ثابت ہو گیا۔ اور پروفیسر صاحب کا یہ دعوےٰ کہ اس کتاب کے غلط عقائد کی تردید نہیں کی گئی۔ باطل ثابت ہوا۔ اور یہی ثابت کرنا ہمارا مقصود تھا۔ اب رہا پروفیسر صاحب کا یہ کہنا کہ اس عبارت سے پروفیسر صاحب کا یہ دعویٰ ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ مسٹر امیر علی تعلیم یافتہ گروہ کے نمائندہ ہیں اگر یہ بات درست ہے۔ تو پروفیسر صاحب مسلمانوں میں کسی ایسے گروہ کا نشان اور پتہ بتلا دیں۔ جو بقول پروفیسر صاحب مسٹر امیر علی کی طرح یہ عقیدہ رکھتا ہو۔ کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کا کلام نہیں اور جو لوگ ایک سے زیادہ بیویاں کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ وہ زنا کے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ فرشتے کوئی چیز نہیں۔ اور اسلامی پردہ ایک وحشیانہ رسم ہے۔ اور جو مذہبی امور میں مسٹر امیر علی کو اپنا مقتدا سمجھتے ہوں۔ اور دینی باتوں میں ان سے فتویٰ حاصل کرتے ہوں۔ اگر پروفیسر صاحب کسی ایسی جماعت کا پتہ ہمیں بتلا دینگے۔ تو ہم قبول کر لینگے۔ کہ فی الواقعہ مسٹر امیر علی اگر تمام تعلیم یافتہ طبقے کے نہیں۔ تو کم از کم ایک گروہ کے نمائندہ اور وکیل ہیں۔ اگر مسلمانوں میں ایسا کوئی گروہ نہیں تو یہ دعویٰ کرنا کہ مسٹر امیر علی مسلمانوں کے تعلیم یافتہ طبقہ کے نمائندہ ہیں۔ ایک بے بنیاد دعویٰ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا

امر ۱۵ کے جواب میں یعنی حضرت خلیفۃ المسیح کی اس دلیل کے جواب میں کہ یہ ناممکن ہے۔ کہ ایک شخص ایک کتاب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھے۔ اور پھر اس کے بعض حصوں کو ناقص اور کمزور قرار دے۔ پروفیسر صاحب بڑے زور سے فرماتے ہیں کہ مسٹر امیر علی قرآن شریف کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ اگر یہ سچ ہے۔ تو اس سے تو حضرت خلیفۃ المسیح کی دلیل کی تصدیق ہوتی ہے نہ کہ تردید۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی تو یہی لکھا تھا کہ اسلام کے بعض حصوں کو ناقص وہی شخص سمجھ سکتا ہے۔ جو اسکو خدا کی طرف سے نہ سمجھتا ہو۔ بلکہ اسکو ایک انسانی سلسلہ سمجھتا ہو۔ اور پروفیسر صاحب نے یہ کہکر کہ مسٹر امیر علی قرآن شریف کو خدا کا کلام نہیں مانتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی بات کی تائید کی ہے۔ پس اگر مسٹر امیر علی فی الواقع حسب بیان پروفیسر صاحب قرآن شریف کو خدا کا کلام نہیں مانتے۔ اور اس کتاب کو ایک انسان کی تصنیف سمجھتے ہیں تو پھر وہ اسلام کے بعض مسائل کو کمزور کہا کریں۔ ہمارا اسمیں کیا حرج ہے۔ جب اسلام کو خدا کی طرف سے سمجھنے کی صورت میں بھی ان کا قول کوئی حجت نہیں تھا۔ تو اب تو بدرجہ اولیٰ کوئی حجت نہیں ہو سکتا۔

امر ۱۶ کے جواب میں پروفیسر صاحب کہتے ہیں کہ یہ بات درست ہے کہ بعض لوگ بطور تمدن مذہب کو مانتے ہیں۔ لیکن وہ اس کے سرگرم واعظ نہیں بنجاتے۔ اول تو یہ ثابت کرنا پروفیسر صاحب کے لئے دشوار ہے کہ مسٹر امیر علی مذہب اسلام کے سرگرم واعظ ہیں۔ صرف ایک دو تصنیف کر دینے سے کوئی شخص سرگرم واعظ نہیں بنجاتا۔ دوسرے جب پروفیسر صاحب ایک طرف فرماتے ہیں کہ مسٹر امیر علی قرآن شریف کو خدا کا کلام نہیں مانتے ہیں۔ انسانی تصنیف سمجھتے ہیں۔ تو پھر پروفیسر صاحب کس طرح یہ کہہ سکتے ہیں کہ مسٹر امیر علی اسلام کو خدا کا دین سمجھتے ہیں۔ اور وہ اسکو خدا کا دین نہیں سمجھتے۔ تو پھر پروفیسر صاحب سوائے اسکے اور کیا کہینگے۔ کہ وہ اسلام کو بطور خدا کے دین کے نہیں مانتے۔ بلکہ بطور تمدن کے مانتے ہیں ٭ (باقی آئندہ)

وفاتِ مسیح اور حافظ شیراز

حضرت خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی رح جن کے دیوان سے لوگ فال بھی نکالتے ہیں۔ اور بڑی مضبوطی سے اس عمل پر اعتماد کرتے ہیں۔ انکو گروہ صوفیا میں "لسان الغیب" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ کچھ بھی ہو حافظ علیہ الرحمۃ ایک مرد عارف اور صاحب کاشفہ بزرگ مسلّم ہیں وہ بقول بعض صوفیاء کے اپنے کلام میں بطور اشارات کچھ پیشگوئیاں بھی کر گئے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں ؎

مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے می آید ٭ کہ ز انفاس خوشش بوئے کسے می آید
از غم و درد مکن نالہ و فریاد کہ دوش ٭ زدہ ام فالے و فریاد رسے می آید

ایک دوسری جگہ کہتے ہیں ؎

زقاطعان طریق آں زماں شوند ایمن ٭ قوافل دل و دانش کہ مرد راہ رسید

پھر اسی کے ساتھ کچھ صوفی پیکے ملحد [illegible] ہوئے فرماتے ہیں ؎

کجاست صوفی دجال چشم ملحد شکل ٭ بگو بسوز کہ مہدی دین پناہ رسید

نیز کبھی اپنی عارفانہ طرز کلام میں مسائل کلامیہ کا حل بھی کر جاتے ہیں۔ اس مسئلہ پر کہ فیض روح القدس جاری ہے اور اب بھی مسیح کے معجزات دکھانے والے پیدا ہو سکتے ہیں کیسی خوبی سے ارشاد فرماتے ہیں ؎

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید ٭ دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد

ان باتوں کی تفصیل قطع نظر کر کے آج ہم حافظ علیہ الرحمۃ کا ایک زبردست انکشاف پیش کرتے ہیں۔ جو مسئلہ وفات پر روشنی ڈالتا ہے۔ دیوان حافظ ردیف واو میں ایک غزل ہے۔ جسمیں حضرت حافظ کمالات انسانی بیان کرتے ہوئے بنی نوع کو ان ترقیات روحانیہ کے حاصل کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ مطلع یہ ہے ؎

مزرع سبز فلک دیدم و داس مہ نو ٭ یادم از کشتہ خویش آمد و ہنگام درو

آسماں کی سبز کھیتی اور ہلال کا خوشہ دیکھ کر مجھے اپنی کھیتی بونے اور فصل کاٹنے کا وقت یاد آ گیا۔

مقطع میں فرماتے ہیں :-

آتش زرق و ریا خرمن دیں خواہد سوخت
حافظ ایں خرقہ پشمینہ بینداز و برو

مکر اور ریا کی آگ دین کے کھلیان کو جلا دیگی۔ اے حافظ یہ کمبل پھینک دے اور چلا جا۔

چوتھے شعر میں وفات مسیح کی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں :-

گر روی پاک و مجرد چو مسیحا بفلک ٭ از فروغ تو بخورشید رسد صد پرتو

اگر تو اے انسان مسیح کی طرح پاک و مجرد ہو کر آسمان پر جائیگا تیری تجلی سے آفتاب بھی سو نور حاصل کرے گا۔

اسمیں حافظ علیہ الرحمۃ نے پہلے تو یہ بتا دیا کہ آدمی مسیح کی طرح آسمان پر جا سکتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت حافظ کے نزدیک مسیح کا آسمان پر جانا کسی نرالی۔ انوکھی غیر معتاد طرز پر نہیں ہوا۔ اسی طرح ہوا جس طرح اور لوگ بھی جاتے ہیں۔

دوسرے اسمیں حافظ علیہ الرحمۃ نے صاف فرما دیا کہ مسیح فلک پر مجرد ہو کر گئے نہ کہ جسد عنصری کی قید کیساتھ۔ اور جسد عنصری سے پاک و مجرد ہونا ہی وفات ہے۔ پس یہ وفات مسیح کا اعلان و ثبوت ہے۔ اسمیں رفع مسیح کی کیفیت بھی واضح فرما دی کہ وہ جسد عنصری کی قید و آلائش سے پاک و مجرد ہو کر مرفوع ہوئے۔ انکی روح آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔ اور جسم زمین پر ہی رہا۔ جو دفن کیا گیا۔ اور بس۔ ہاں حضرت حافظ علیہ الرحمۃ کی ایک نصیحت پر یہ مضمون ختم کرتا ہوں :-

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است ٭ سخن شناس نہ ای دلبرا خطا اینجا است

خطبہ جمعہ

پابندی نماز کے متعلق فرمان

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

فرمودہ ۱۳ر جنوری ۱۹۲۲ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

آج میرا منشا یہ تھا کہ ایک ضروری مسئلہ کیلئے پہلے یہاں کی جماعت کو نصیحت کروں۔ پھر دوسری جماعتوں میں اس کے متعلق اعلان کروں۔ لیکن آج اتفاقی طور پر کام پیش آگیا۔ جس سے جمعہ میں دیر ہوگئی۔ اب اگر خطبہ لمبا ہو تو نماز کا وقت گذر جائیگا۔ اس لئے میں اپنے ارادہ کو پورا نہیں کرسکتا۔ اور اپنے مدعا کو وضاحت سے بیان نہیں کرسکتا۔ لیکن پھر بھی مختصراً اس بات کو یہاں بیان کردینا ضروری ہے کہ لوگ تفصیل سننے سے پہلے تیار ہو جائیں۔ میں نے اپنے جلسہ کی تقریر میں کہا تھا کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ تم سے مولفۃ القلوب کا سا معاملہ نہیں کیا جائیگا۔ ہمارے سلسلہ کو قائم ہوئے۔ ایک عرصہ گذر گیا ہے مدعی اس سال حضرت اقدس کے دعویٰ مسیحیت پر گذر گئے ہیں۔ اور ۴۲ سال مجددیت پر گذر گئے ہیں۔ براہین احمدیہ ۱۸۸۰ء میں تیار ہوئی اور مختلف حصص ۸۴ تک میں شائع ہوئے۔ اس طرح گویا اصل میں ۴۲ سال بن جاتے ہیں۔ مسیحیت کے دعوے کے اٹھارہ سال بعد تک حضرت صاحب ہم میں رہے۔ پھر خلافت اول کا زمانہ بھی گذر گیا اور اب خلافت ثانیہ کا عہد گذر رہا ہے۔ لیکن ابتک احکام دین کے جاری کرنے میں مولفۃ القلوب کا سلوک جماعت سے ہوتا رہا ہے۔ کہ کسی کو ابتلاء نہ آجائے۔ یعنی نرمی ہی کی جاتی تھی۔ اس طرح جماعت پر ایک بدنما دھبہ لگ جاتا ہے۔ میں نے کہا تھا کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ شریعت کے ظاہری احکام کی ہتک ہو رہی ہو۔ تو ان سے پابندی کرائی جائے مگر ہر ایک کام تدریج چاہتا ہے۔ اس لئے تدریجی طور پر اس کی بھی نگرانی کی جائے گی۔ جب میں نے یہ کہا تو بعض احباب نے لکھا کہ ہم سے اگر شریعت کے احکام میں غلطی ہو تو ہم کو اسکی جو سزا دیجائے اسکو برداشت کرنے کو خوشی سے تیار ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ خواہش ہر ایک مومن کے دل میں ہوگی۔ اس لئے ہم یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ جن احکام شرعی پر سزا دیجائیگی۔ وہ ایسے ہوں گے جو نصوص سے ثابت ہوں۔ ایسے نہیں جن کا اجتہاد سے تعلق ہو۔ میں نے مناسب سمجھا ہے کہ پہلے ایک مسئلہ لیا جائے۔ اور وہ مسئلہ نماز ہے۔ اس کی سختی سے پابندی کرائی جائے۔ جو پابندی نہ کرسکے ایک مدت معینہ کے بعد اسکو علیحدہ کردیا جائے۔ یہ بات حضرت صاحب کے مدنظر پہلے ہی تھی۔ ابھی چند روز ہوئے میں نے الفضل میں حضرت مسیح موعود کا ایک حوالہ پڑھا ہے۔ جس میں آپ نے لکھا ہے کہ میں عنقریب ایک کتاب ایسی لکھونگا اور ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کردونگا۔ جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے۔" جذبات کا تعلق اخلاق سے ہے۔ جو شخص جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتا جب حضرت صاحب کا ایسے شخص کو بھی جماعت سے الگ کردینے کا منشاء تھا۔ تو جو لوگ فرائض کے تارک ہوں۔ ان کے لئے آپ زیادہ سختی سے کام لیتے۔

میں دیکھتا ہوں کہ ایک جماعت ایسے لوگوں کی ہوگئی ہے جو نظر آتی ہے اور وہ نماز میں سست ہے۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو بالکل نماز پڑھتے ہی نہیں بعض سست ہیں بعض جماعت کے تارک ہیں۔ اب میں اعلان کرتا ہوں کہ وہ سب لوگ باقاعدہ ہو جائیں۔ سستی کو چھوڑ دیں۔ اور نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ جو تعمیل نہ کرسکیں تین مہینہ تک ہم ان کا انتظار کریں گے۔ اور اسکے بعد دو باتیں ہوں گی اول یہ کہ وہ ہمیں قرآن و حدیث سے ثابت کردیں کہ نماز باقاعدہ ادا کرنا ان کے لئے نہیں ہے۔ اگر وہ یہ ثابت نہ کرسکیں تو پھر ہم یہ کرینگے کہ ہم اعلان کردینگے کہ فلاں فلاں لوگ چونکہ ہم پر یہ ثابت نہیں کرسکے کہ نماز باجماعت ان کیلئے نہیں نہ وہ اس کی پابندی کرتے ہیں۔ اس لئے یہ لوگ جماعت سے خارج ہیں۔ پہلا قدم وہ اٹھائیں۔ دوسرا ہمارا قدم ہوگا۔

میں ابھی باہر کی بات نہیں کہتا یہاں چند لوگوں کی جماعت ایسے لوگوں کی ہے۔ جو بالغ بھی ہیں۔ اور نماز میں سستی کرتے ہیں۔ پہلے ایک دو تھے۔ جب ان سے باز پرس نہ ہوئی اور وہ علی الاعلان اپنے فعل پر قائم رہے تو اور بھی لوگ ان کے ساتھ شامل ہوگئے۔ اگر اسی طرح ہوتا تو یہی تعداد آٹھ دس سے بیس تیس اور پھر چالیس پچاس اور ساٹھ ستر ہوں گے پھر سو دو سو اور پھر ۴۰۰ اور آٹھ سو ہوتے جائینگے۔ اگر ان لوگوں کو یونہی چھوڑ دیا جائے۔ تو ان کے اثر سے اور لوگ بھی خراب ہوں گے اور ہمارے بچوں پر اثر پڑیگا اور ہماری آئندہ نسلوں پر ان کا اثر پڑیگا۔ چور اگر چوری کرتا ہے۔ تو چھپ کر مگر تارک نماز اعلیٰ الاعلان شریعت کی ہتک کرتا ہے۔ اور اس سے جماعت کا شیرازہ درہم برہم ہوسکتا ہے۔ ایک چور کسی جماعت کے لئے اتنا مضر نہیں جتنا ایک تارک نماز۔ چور چوری چھپ کر کرتا ہے۔ مگر تارک نماز کھلم کھلا یہ کام کرتا ہے۔

اس لئے میرا منشاء ہے پہلے یہ طریق اختیار کیا جائے کہ قادیان کے علاقہ تقسیم کردئے جائیں۔ ان کی مساجد میں وہاں کے لوگ جمع ہوں اگر کسی جگہہ مسجد نہ ہو تو نئی مسجد بنائی جائے یا کوئی مکان تجویز کیا جائے۔ اگر اتفاقی طور پر کسی شخص کو دیر ہو جائے یا وہ مسجد کو آرہا ہو کہ نماز ہو چکے تو اس پر باز پرس نہ ہوگی۔ اس کے متعلق اب قواعد بھی بنائے جائینگے۔ اور جیسا کہ صحابہ کے وقت میں محتسب ہوتے تھے۔ یہاں بھی مقرر ہوں گے۔ ان کی ذمہ داری ہوگی۔ کہ وہ لوگوں کے متعلق خبر رکھیں۔ تاکہ یہ غفلت دور ہو کر کم از کم وہ مقام حاصل ہو جو ادنے درجہ ایمان کا ہے۔ اللہ تعالے جماعت کو اس کی توفیق دے۔ کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھے اور لوگوں کے لئے نمونہ بنے کہ دنیا کو مسلمان اور احمدی ہونے کی تحریک ہو۔

ہدایات نبوی ہ۔ اس میں معاملات کے بارے میں حضرت نبی کریم کی احادیث مع۔ ترجمہ درج ہیں۔ صیغہ تربیت نے چھپوائی ہے۔ قیمت ا/

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۴ر دسمبر ۱۹۲۱ء - بعد از نماز عصر)

ایک نکاح کا اعلان فرماتے ہوئے مندرجہ ذیل خطبہ ارشاد فرمایا کہ:-

بقاء نسل کی خواہش کی عمومیت

انسان کے اندر ایک خواہش پائی جاتی ہے۔ (اور یہ خواہش دوسری مخلوق میں بھی ہے) کہ وہ اپنے وجود کو دنیا میں قائم رکھنا چاہتا ہے۔ انسان۔ حیوانات۔ نباتات ان میں کوئی بھی مخلوق ایسی نہیں۔ جو اپنے وجود کو قائم نہ رکھنا چاہتی ہو۔ انسانی دماغ نے جو ترقی کی ہے۔ اس کے باعث اگر اسکو علیحدہ بھی کر دیں۔ تو دوسری مخلوق میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ حیوانات کو ہم دیکھتے ہیں کہ ایک زمانہ بچپن کا گذارنے کے بعد ان میں یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ ان کے بچہ پیدا ہو۔ نباتات میں بھی یہ خواہش ہے۔ وہ بھی اپنی نسل کو بڑھانا چاہتے ہیں نباتات کے عالم جانتے ہیں۔ کہ وہ ان طریقوں سے بڑھتے ہیں۔ جن سے ان کی نسل بڑھ سکے۔ ان کی پتی پتی سے۔ شاخ شاخ سے۔ اور اس طرح عجیب عجیب کرشمے قدرت کے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ان کی نسل بڑھتی ہے۔ چونکہ جمادات کے متعلق پوری تحقیقات نہیں ہوئی۔ اس لئے اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا مگر اس حقیقت کے انکار کی کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ بھی اپنے آپ کو بڑھانا چاہتے ہیں۔

پس نباتات میں یہ خواہش ہے۔ کہ وہ اپنی نسل چلائیں اور حیوانات میں اس سے زیادہ اس کا ظہور ہوتا ہے۔ کیونکہ ان میں قوت فعلی نباتات سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ خواہش انسان میں یہاں تک ترقی کرتی ہے کہ بعض لوگ دوسرے کا بچہ چرا لیتے ہیں۔ اور بعض لے پالک بنا کر اپنی اس خواہش کو پورا کرتے ہیں۔ جانوروں میں چوری کر کے خواہش پورا کرنے کی تو خواہش نہیں۔ مگر ایسا دیکھا جاتا ہے۔ کہ بعض جانور اپنے بچہ نہ ہونے کی صورت میں دوسرے جانور کے بچہ کو پیار کرتے ہیں۔

یہ خواہش بتاتی ہے۔ کہ انسان اور نباتات اور حیوانات کی ترقی کا مدار یہی خواہش ہے۔ اور یہ خواہش خدا نے سب مخلوق میں ودیعت کی ہے۔ اور یہ اہم طبعی باتوں میں سے ہے۔ کیونکہ جتنی کوئی خواہش عام ہو۔ اتنی ہی وہ اہم ہوتی ہے۔ اس خواہش کا تعلق انسان اور حیوان سے ہی نہیں۔ نباتات سے بھی ہے۔ اور جمادات کے متعلق ہمیں معلوم نہیں۔

انسان اس مدعا کے حصول کے لئے کیا کچھ کرتا ہے

پس باوجود اس کے کہ یہ خواہش طبعی ہے۔ اور اسقدر عام ہے کہ اس کے پورا کرنے کا انسان کے پاس کوئی ذریعہ نہیں۔ سینکڑوں مالدار ہوتے ہیں۔ وہ بے شمار روپیہ علاج پر صرف کرتے ہیں۔ مگر ان کی یہ خواہش پوری نہیں ہوتی۔ اور بعض ایسے ہیں کہ کروڑوں روپیہ دے دیں۔ کہ ان کی خواہش پوری ہو۔ مگر نہیں ہوتی۔ امریکہ کے ایک شخص کا اکلوتا بیٹا مرض سل میں مر گیا۔ اس نے ڈھائی کروڑ روپیہ وقف کیا کہ مرض سل کا علاج نکالا جائے۔ دیکھو اس شخص کو بیٹے کے مرنے کا اتنا صدمہ تھا۔ کہ اس نے اس کے لئے ڈھائی کروڑ روپیہ دوسروں کو اس صدمہ سے بچانے کے لئے صرف کیا۔ اگر اس شخص کو یقین ہوتا کہ ڈھائی کروڑ یا اس سے زیادہ صرف کرنے پر اسکو اولاد حاصل ہو سکیگی۔ تو وہ خرچ کرتا۔ مگر دیکھو یورپ و امریکہ کے موجد باوجود اپنی علمی ترقیوں کے اس شخص کو اولاد دینے سے ناقابل تھے۔

نرینہ اولاد کی خواہش

اس خواہش سے اُتر کر ایک اور خواہش حیوانوں میں تو معلوم نہیں۔ انسانوں میں ہوتی ہے۔ کہ نرینہ اولاد پیدا ہو۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ خواہش انسانوں ہی میں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ انسان مدنی الطبع ہے۔ اس خواہش کے پورا کرنے کے لئے بھی لوگ بڑے بڑے جتن کرتے ہیں۔ تعویذ۔ ٹونے۔ ٹوٹکے کرتے ہیں اور اسطرح ہزاروں روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ اور اس کے متعلق قدیم زمانہ سے کتابیں لکھی جاتی رہی ہیں۔ ہندوؤں کے ہاں کوک شاستر وغیرہ جنمیں بعض تو گندی کتابیں ہیں۔ اور بعض اصل اسی موضوع پر ہیں کہ لڑکا لڑکی کس طرح پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور ان کتب کو ایک حد تک مذہب میں داخل کیا گیا ہے۔ لیکن اس بات پر آج تک اقتدار حاصل نہیں ہوا۔ یہ سب قیاسی باتیں ہیں۔ اور قیاسی باتیں قابل اعتماد نہیں ہوتیں۔ اولاد حسب منشاء پیدا کرنا تو بڑی بات ہے۔ جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہو۔ اسوقت صحیح طور پر شناخت نہیں کیا جا سکتا ہے کہ لڑکا ہے یا لڑکی۔

اس طبعی خواہش کے پورا ہونے کا ذریعہ

غرض یہ انسانی خواہش ہے۔ کہ یہ پوری ہو۔ اس کے پورا کرنے کی طرف بشرطیکہ حکمت اور منشاء الٰہی اس کے مخالف نہ ہو۔ ان آیات میں سے ایک میں جو میں نے پڑھی ہیں۔ توجہ دلائی گئی ہے۔ فرمایا۔ یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیرا ونساء واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام (نساء ۲)

تم شادی کرتے ہو۔ اس لئے کہ تمہارا نام قائم رہے تمہارے ایک بچہ پیدا ہو۔ اور اس سے تمہاری نسل چلے۔ مگر تم میں سے کسی کو بھی یہ اختیار نہیں کہ اپنی اس خواہش میں کامیاب ہو۔ اور پھر یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ نرینہ اولاد ہو۔ اس میں بھی تمہیں کامیاب ہونے کا اختیار نہیں۔ لیکن تمہارے سامنے ایک جگہ اور ایک سرکار ہے۔ جس کے اختیار میں ان خواہشوں کا پورا کرنا ہے۔ وہ کون ہے۔ ربکم الذی خلقکم۔ وہ تمہارا رب ہے۔ جس نے تم کو پیدا کیا تم اس کی طرف دیکھو۔ کہ اس نے ایک انسان سے کس قدر اس کی نسل کو پھیلایا ہے۔ اس کی اولاد ایک دو نہیں۔ ۲۵ ہزار میل کی دنیا کو اس ایک شخص کی اولاد سے بھر دیا۔ اس کی نسل کی یہاں تک ترقی ہوئی۔ کہ اب جس سے یہ حالت ہو گئی۔ کہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ دنیا اسقدر بڑھ گئی ہے۔ کہ ہم کھائینگے کیا۔ پس ... یہ اولاد کی خواہش طبعی خواہش ہے مگر انسان اس میں کامیاب ہونے کا کوئی رستہ نہیں رکھتا۔ سوائے اس کے کہ اس خدا کا تقویٰ اختیار کرے جس نے اکیلے آدم سے اسقدر نسل کو بڑھایا۔ اور پھیلایا ہے۔ کیونکہ تم تجربہ کر چکے ہو کہ اسی خدا میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ قوت ہے۔ کہ وہ جس کی نسل کو بڑھانا چاہے۔ بڑھا سکتا ہے۔ مگر اگر اس کو چھوڑ دیا جائے۔ تو کوئی دنیاوی سامان ایسا نہیں۔ جس سے یہ خواہش پوری ہو۔

متقی اولاد کی خواہش

اسی کے ساتھ دوسری خواہش ہوتی ہے۔ جو اولاد کے پیدا ہونے کے بعد ہوتی ہے کہ اولاد ہو۔ نیک اور متقی ہو۔ دین کی دشمن اور ماں باپ کی ذلت و رسوائی اور مصیبت کا موجب نہ ہو۔ کیونکہ اگر بیٹا دین کا دشمن ہوا۔ تب خرابی ہے۔ اگر چور۔ ڈاکو۔ قاتل یا کسی اور شرارت میں مبتلا ہوا۔ جب پولیس اسکو پکڑے گی۔ تو ماں باپ کا نام بھی ساتھ بدنام ہو گا۔ اسلئے فرمایا۔ واتقوا اللہ الذی تساءلون به والارحام۔ خدا کا تقویٰ اختیار کرو۔ کیونکہ تم جو تعلق پیدا کرنے لگے ہو۔ اور اس کا جو نتیجہ ہو گا۔ وہ اولاد ہو گی۔ اگر وہ خراب ہوا۔ تو تمہارا بڑھاپا خراب کریگا۔ اور خود خراب ہو گا۔ اسلئے فرمایا کہ جب تم تقوےٰ اختیار کرو گے۔ تو تقویٰ اللہ سے تقویٰ اللہ ہی پیدا ہو گا۔ کیونکہ مشہور ہے۔ ع

گندم از گندم بروید جو ز جو

تو یہ گر ہیں۔ جو اولاد اور پھر نیک اولاد پیدا کرنے کے اللہ تعالےٰ نے بتائے ہیں۔

خدا کا ایک سے بیشمار اولاد پیدا کرنے کی مثالیں

اس کی ایک ہی مثال نہیں اور بھی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے ایک شخص کی اولاد کو بے شمار بڑھایا ہے۔ مثلاً حضرت ابراہیم کو ہی دیکھو۔ ان کے متعلق فرمایا کہ تجھے اس قدر اولاد دونگا۔ جو کہ آسمان کے ستاروں کی طرح بیشمار ہو گی۔ اب دیکھو۔ دنیا میں ابراہیم کی نسل مختلف ملکوں میں مختلف قوموں سے کس قدر پھیلی ہوئی ہے۔ اسی طرح سادات کو دیکھئے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ اور حضرت علی کی اولاد ہیں کونسا ملک ہے جہاں سادات نہیں۔ پھر ایک آدھ شخص نہیں۔ بڑی بڑی آبادیاں سادات کی ہیں۔ جس سے بعض لوگ خیال کیا کرتے ہیں۔ کہ بہت سے مصنوعی سید بن گئے۔ حالانکہ یہاں بھی یہی بات ہے۔ کہ خدا نے اس نسل کو بڑھانا چاہا۔ اور بڑھایا۔ بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔ جو بڑے مضبوط ہوتے ہیں۔ مگر ان کی کوئی نسل نہیں ہوئی۔ مگر خدا جن کے متعلق چاہتا ہے۔ وہ پھیل جاتے ہیں۔

حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے۔ کہ سادات کے ایک سارے خاندان کو سکھوں نے مروا ڈالا۔ جنمیں سے محض ایک عورت جو بہت مالدار تھی۔ بچی۔ اس نے یہ ارادہ کیا کہ خدا چاہے۔ تو اس سے یہ خاندان دوبارہ چلے اس نے پتہ لگانا شروع کیا۔ کہ اس کے خاندان کی نسل کا کوئی مرد ہو۔ آخر پتہ لگا۔ کہ ہندوستان میں اس نسل کا ایک شخص ہے۔ جو بالکل اپاہج ہے۔ اس کے ہاتھ پیر مفلوج شدہ ہیں۔ وہ عورت وہاں گئی۔ اس سے نکاح کیا۔ حضرت خلیفہ اول فرماتے تھے۔ کہ اب اس نسل سے بڑا خاندان موجود ہے۔ تو دیکھو خدا نے اس کیلئے کیا سامان کیا۔ ایک اپاہج شخص سے شادی کرنے کے لئے خود ایک عورت اور مالدار عورت گئی۔ خدا نے اس خاندان کو رکھنا تھا۔ اس لئے یہ تعلق ہوا۔ اور ان کی یہ خواہش پوری ہوئی۔

پس جو شخص اس تعلق میں توکل کریگا۔ اور خدا کے فضل پر امید رکھیگا۔ اس کو پھل ملینگے۔ جو میٹھے بھی ہونگے ۞

۲۰ر دسمبر ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز عصر

یہی وقت ہے۔ کہ مسلمانوں کو گائے کی قربانی کرنی چاہیئے

ایک صاحب نے مخالفین کا یہ خیال پیش کیا۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت موسےٰ کی قوم کو جو گائے کے ذبح کرنے کا حکم ہوا۔ تو اس وقت ہوا۔ جبکہ قوم میں گاؤ پرستی آگئی تھی۔ اسلئے مسلمانوں میں اگر دوسروں کے جذبات کے خیال سے نہ کہ خود گائے کی تعظیم کے طور پر گائے کی قربانی ترک دی جائے۔ تو کچھ حرج نہیں۔ ہاں اگر مسلمانوں میں بھی یہی حالت پیدا ہو جائے۔ کہ مسلمان گائے کی پرستش شروع کر دیں۔ تو اسوقت ان کو گائے کی قربانی کا حکم دیدینا چاہیئے۔ فرمایا کہ حضرت موسیٰ کی قوم میں جن وجوہ کی بنا پر گائے کی قربانی کا حکم ہوا تھا۔ وہی حالات جب یہاں انجام کار پیدا ہونے ہیں۔ تو کیوں نہ ابتدا ہی میں اس کا سد باب کیا جائے۔ حضرت موسیٰ کی قوم گائے کی قربانی کو پسند نہیں کرتی تھی۔ اور اب مسلمان اسکو پسند نہیں کرتے۔ اسلئے شریعت کی رُو سے اب ضروری ٹھہرا۔ کہ گائے کی قربانی کی جائے۔

یہ سوال کہ موسیٰ کی قوم میں گائے کی عظمت کب پیدا ہوئی سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس قوم میں شریعت کی رُو سے گائے کی قربانی منع نہ تھی۔ حضرت ابراہیم سے گائے کی قربانی ثابت ہے۔ بلکہ چونکہ بنی اسرائیل مصر میں رہے اور وہاں کی قوم یعنی فرعونیوں میں گائے کو دیوتا کی حیثیت حاصل تھی۔ پہلے تو بنو اسرائیل میں محض فرعونیوں کے جذبات کے احترام کے طور پر گائے کی قربانی بند ہوئی۔ اور پھر آخر وہ بندش قربانی گاؤ جو محض ہمسایہ قوم کے جذبات کے خیال سے تھی۔ ترقی کر کے گائے کی پرستش تک پہنچ گئی فرعونیوں کے دربار میں بادشاہ کی پشت پر دربار میں جو پرچم نصب ہوتا تھا۔ اسپر گائے کی تصویر تھی۔ جس کا باعث اس کی تقدیس تھا۔ Comparative Religions کمپیرٹیو ریلیجنز والوں نے ثابت کیا ہے۔ کہ جو جو ممالک زراعتی ہیں۔ ان میں گائے کی پرستش ضرور ہوتی ہے۔ مثلاً یونان۔ ایران۔ مصر۔ ہندوستان۔ ان سب میں گائے کی عظمت ہوتی تھی۔ مصر میں جو قدیم مندر ہے۔ وہ بھی بیل کے نام پر ہے۔

پس مسلمانوں میں گائے کی قربانی پر زور دینے کا یہی وقت ہے کیونکہ مسلمانوں کی حالت بھی وہی ہے۔ جو ابتدا میں بنی اسرائیل کی تھی۔ اور جس کا انجام وہی ہو گا۔ جو انجام کار بنی اسرائیل میں ہوا۔ یعنی گائے کی پرستش اور عظمت۔ پس اسوقت قربانی ضرور ہونی چاہیئے۔ مگر ایسی صورت نہیں پیدا ہونے دینی چاہیئے۔ جس سے فساد کا اندیشہ ہو۔ کیونکہ مرض کا علاج ابتداء ہی میں کرنا چاہیئے۔ اگر مرض گھر پکڑ جائے۔ تو علاج دشوار ہوتا ہے ۞

مرتد کی سزا قتل نہیں

عام طور پر جو یہ خیال ہے کہ مرتد کو قتل کرنے کا شریعت اسلام حکم دیتی ہے۔ اس کے متعلق فرمایا۔ کہ شریعت نے ارتداد کی سزا قتل نہیں رکھی۔ اگر کوئی شخص ایام جنگ میں مخالف طاقت سے جا ملے۔ اسکو قتل کرنے کا حکم ہے۔ اور یہ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی کی بات نہیں۔ بلکہ آجکل سلطنتوں میں بھی ہے۔ کہ اگر کسی ملک کا باشندہ مخالف ملک کے لوگوں میں جنگ کے دوران میں ملجائے۔ تو اس کی سزا قتل ہے ٭

مسلمانوں کے نزدیک ہندو اور عیسائی

مخالفوں کا سوال پیش کیا گیا کہ لوگ جو عیسائی ہو رہے ہیں۔ اس سے انگریزی قوت بھی بڑھتی ہے۔ اور اسلام کی طرف لوگ نہیں آتے۔ اگر انگریزی سلطنت نہ رہے۔ تو اسلام کے لئے فائدہ ہوگا۔ فرمایا۔ کہ عیسائی ہندوؤں کی نسبت عقیدہ میں مسلمانوں کے زیادہ قریب ہیں کیونکہ یہ سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باقی سب ہمارے نبیوں کو مانتے ہیں۔ مگر ہندو ہمارے کسی بھی نبی کو نہیں مانتے۔ اسلئے مذہب کے لحاظ سے ایک عیسائی ایک ہندو کی نسبت ہزار درجہ بہتر ہے۔ اور یہ خیال کہ اس طرح عیسائیوں کا زور بڑھ جائیگا۔ تو ہم کہتے ہیں۔ کہ خدا اور خدا کے رسولوں کو گالیاں دینے والوں میں تو کمی آجائیگی۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ لوگ ہندو رہیں۔ عیسائی نہوں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کو ہوم رول ملجائے خواہ خدا رسول کو گالیاں ہی ملیں ٭

ہندو مذہب کا خاتمہ

سوامی شردھانند (منشی رام صاحب) کا ذکر آتا ہے۔ عرض کیا گیا۔ کہ منشی رام صاحب کھانے پینے کے معاملہ میں موجودہ قیود کو کسی قدر توڑنا چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ اگر یہ حدود ٹوٹ جائیں۔ تو ہندو مذہب کا خاتمہ ہے۔ کیونکہ اسی قید کے باعث سے اس کا وجود قائم ہے۔ ورنہ ہندوؤں کا مذہب تبلیغی مذہب نہیں۔ نہ ان کے پاس کوئی ایسی چیز ہے۔ جو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ صرف چند فلاسفروں کی اخو رادہ وغیرہ کی بحث مذہب کے لئے کوئی مفید نہیں۔ عیسائی لوگ انبیاء کی ایک حد تک مفصل اور مسلسل تاریخ ایسی رکھتے ہیں۔ جس سے انسان پر اثر پڑتا ہے۔ انھوں نے آدم کی تاریخ کو بیان کر کے تمام دنیا کو ایک سلسلہ اخوۃ میں پرو دیا ہے۔ اور انبیاء نے جو حق کے پھیلانے کے لئے کوششیں کیں۔ اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارا۔ یہ موثر باتیں ہیں۔ مگر آریوں کے پاس یہ بھی نہیں ٭

سکھ قوم کی ابتداء

شیخ صاحب سے دریافت فرمایا کہ سکھ قوم کہاں سے آئی ہے۔ شیخ صاحب نے عرض کیا کہ سکھ قوم کچھ راجپوتوں اور چھتریوں اور برہمنوں سے اور زیادہ تر جاٹوں اور ترکھانوں (بڑھئی) لوہاروں سے۔ موخر الذکر اقوام نے گوروؤں کی طرف زیادہ توجہ کی۔ اور ترکھان قوم سکھوں میں عزت و ادب کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ اسلئے کہ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے خدام ایک ترکھان (بڑھئی) لالو نام کا تھا۔ باوا صاحب اس سے خوش ہوئے۔ اور انکو بھائی کے نام سے یاد فرمایا ٭

جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء کے متعلق ایک ضروری یادداشت

ایھا الاحباب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۲۱ء خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت بڑی شان و شوکت سے گزر گیا۔ اس جلسہ پر میرے اپنے اندازہ میں پچھلے سال سے کم سے کم سوا گنا احباب شامل ہوئے تھے۔ کیونکہ جلسہ گاہ میں کم سے کم ایک ہزار آدمی کے بیٹھنے کی زیادہ گنجایش رکھی گئی تھی۔ مگر جلسہ میں شامل ہونے والے احباب جانتے ہیں کہ کس قدر تنگی محسوس کی جارہی تھی۔ بہت سے سڑک پر پھرتے تھے۔ اور بیٹھنے کے لئے جگہ نہ پاتے تھے۔ عورتوں کے متعلق اعلان ہوچکا تھا کہ قریب کے مقامات سے عموماً نہ آویں۔ مگر پھر بھی دور و نزدیک سے آنے والیوں کی مجموعی تعداد پچھلے سال سے زیادہ تھی۔ جلسہ ۲۶ر دسمبر سے ۲۹ر دسمبر ۲۱ء کی شام تک رہا مگر اکثر احباب ۲۲ر دسمبر سے ۳۱ر دسمبر تک قادیان میں قیام پذیر رہے۔ اس جلسہ کیلئے پہلے سے چونکہ تحریک کی گئی تھی اسلئے الحمد للہ کہ احباب نے امداد میں کافی حصہ لیا۔ چھ ہزار سے زیادہ روپیہ اور آرد گندم کیلئے دیا گیا۔ آٹھ سو روپیہ کی گندم ضلع لائلپور سے موصول ہوئی۔ لودہراں۔ ملتان اور ڈیرہ غازیخان سے دستر خوان آگئے احمدی زمیندار احباب نے روغن زرد مہیا کیا۔ چائے ضلع منٹگمری و جماعت شرقپور کھیبنی سے احمدی وصول ہوئی۔ جماعت سنگرور نے پتھر کا کوئلہ دیا۔ مالابار کوٹلہ اور شادیوال سے کھدر بھیجا گیا۔ کپورتھلہ سے مٹی کے تیل کے پیپے۔ بجنور سے چھینیاں۔ ضلع جالندھر و ہوشیارپور سے گوشت کیلئے بھیڑ بکریاں، بھیرہ سے قفل و چھریاں۔ مالیرکوٹلہ و لدھیانہ سے ۱۵۰۔ ہریکین۔ ہائی سکول و مدرسہ احمدیہ کے طلباء نے سٹیشنری کا تمام سامان مہیا کیا۔ لاہور سے علاوہ اور چندے کے گیس کے ہنڈے بھیجے گئے۔ ڈیرہ دون سے ادرک اور ضلع گورداسپور سے دال ماش۔ دال نخود اور پیاز وغیرہ موصول ہوئے۔ غرض

منت الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست ٭ آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

میں تمام ان جماعتوں اور افراد کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنھوں نے امداد میں حصہ لیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ماہ دسمبر میں پچھلے سال فی روپیہ پانچ ثار آٹے کا بھاؤ تھا۔ مگر اس دفعہ اسی ماہ میں ساڑھے تین سیر۔ اسی طرح سوائے گوشت کے تمام اشیاء مہنگی تھیں۔ مگر الحمد للہ کہ اس دفعہ پچھلے سال سے بہت کم خرچ ہوا۔ اس جلسہ میں جو عام انتظامی نقائص تھے وہ درج ذیل ہیں:- (۱) دار العلوم میں کھانے کا شہر کے کھانے جیسا عمدہ نہ پکنا۔ (۲) گلیوں میں روشنی کا مکمل انتظام نہ ہونا ٭ اسکے علاوہ جس جس صاحب کو کوئی انتظامی نقص محسوس ہوا ہو۔ یا انتظام کے متعلق کوئی نئی تجویز خیال میں آئی ہو۔ وہ براہ مہربانی تفصیلاً مجھے اطلاع دیں تاکہ انکی رپورٹ درج ریکارڈ ہوجائے۔ اور آئندہ کیلئے اس نقص کا انسداد یا احسن تجویز کا اجرا کیا جائے۔ میں چونکہ شہر کے حصہ میں کام کرتا تھا۔ اسلئے دار العوام میں ٹھہرنے والی جماعتوں کی خدمت میں خود نہ کر سکا۔ ہاں شہر میں ٹھہرنے والی جماعتوں کے متعلق عموماً میں نے خود پھر کر آسایش کا خیال رکھا۔ اور میں نے جہاں تک دیکھا۔ اور دار العلوم کے متعلق دریافت کیا۔ تو یہی معلوم کیا۔ کہ تمام کارکن نہایت مستعدی سے اپنا کام کرتے رہے۔ مگر باوجود پوری مستعدی کے اتنے بڑے مجمع میں جہاں مختلف عادات کے لوگ جمع ہوں۔ کماحقہ آرام پہنچانا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ اس لئے تمام احباب سے انکی تکالیف اور عدم آسایش کی صدق دل سے معافی طلب کرتا ہوں۔ امید ہے کہ معاف فرمائینگے۔ جلسہ کے ایام میں قادیان کے قریباً تمام احباب ہر دو مدارس کے طلباء اپنے سب کام چھوڑ کر مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہے۔ میں تمام منتظمین و کارکنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بغرض اس دفعہ اکثر احباب نے اس جلسہ کیلئے میری امداد فرمائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

سلسلہ کی تمام کتب منگانے کے لئے احباب پتہ نوٹ کر رکھیں

کتاب گھر قادیان

اپنی شائع کردہ کتب کے علاوہ **دفتر تالیف و اشاعت** - ریویو - تشحیذ - فاروق - نور و دیگر تاجران کتب کی تمام کتب بھی کتاب گھر کی معرفت فروخت ہوتی ہیں - (کیونکہ الگ الگ منگانے میں علاوہ وقت کے اخراجات ڈاک بہت بڑھ جاتے ہیں -) اور محض احمدیت کی گارنٹی پر **احباب کی سہولیت** کیلئے کتب بطور قرض بھی کافی مقدار میں دیجاتی ہیں - جیسا کہ احباب پر بخوبی روشن ہے - اسلئے وفاداری کا طریق یہی ہے - کہ احباب اس قومی خادم کو نہ بھولیں - اور دیگر ناواقف احباب کو بھی **کتاب گھر** سے واقف کرائیں اور مستقل خریدار بننے کی تحریک کرکے عند اللہ ماجور ہوں - **فہرست کتب** طلب کرنے پر مفت ارسال ہوتی ہے - **منیجر**

تجرید بخاری اردو

$\frac{18}{28}$

صحیح بخاری اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے - مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں - پھر عن فلاں و عن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے - جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے **الحمد للہ کہ نویں صدی** ہجری میں علامہ حسین ابن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا - اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے - چنانچہ علمائے عرب و شام نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں ہیں - اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈمئی کاغذ پر چھاپا گیا ہے - جسے دیکھکر ظاہر بینوں کو حیرت ہو جاتی ہے - کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کیلئے ایک بے بہا تحفہ ہے -

تمام فرمائشیں بنام

مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور متصل کٹڑہ ولی اللہ شاہ کے نام آنی چاہئیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اشتہار

تجارتی مال یعنی گڈس ٹریفک کے محصولات میں تبدیلیاں

یکم اپریل ۱۹۲۳ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر تجارتی مال یعنی گڈس ٹریفک کے محصولات میں حسب ذیل ترمیم کی جائیگی۔ (الف) تمام قسم کا مال بجائے ۶ درجوں میں شمار کئے جانے کے جیسا کہ اب ہو رہا ہے۔ آیندہ دس درجوں میں منقسم کیا جائیگا۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر بھی درجہ بندی کو وہی ترتیب دیجائے گی۔ جو انڈین ریلویز جنرل کلاسی فکیشن آف گڈس (نمبر ۱) میں ظاہر کی گئی ہے۔ جن کی نقول برائے فروخت فروری ۱۹۲۳ء میں دفتر صاحب سکرٹری انڈین ریلوے کانفرنس ایسوسی ایشن الہ آباد سے دستیاب ہونگی ٭

(ب) بنیادی اصول درجہ کے محصولات کے حسب ذیل ہونگے :-

درجہ	فی من فی میل	درجہ	فی من فی میل	ہفتم	۹۶ر پائی
اول	۳۸ر پائی	چہارم	۶۲ر پائی	ہشتم	۱۰۴ر "
دوم	۴۲ر "	پنجم	۷۷ر "	نہم	۱۲۵ر "
سوم	۵۸ر "	ششم	۸۳ر "	دہم	۱۸۷ر "

(ج) مفصلہ ذیل شیڈول ریٹ یعنی ذیل کی فہرست محصولات جو موجودہ شرح کو منسوخ کر کے آیندہ عمل میں آئیگی۔ حسب ذیل ہے :-

نمبر فہرست	اصول فہرست	اشیاء جن پر شیڈول کے مطابق عملدرآمد ہوگا
الف	پائیاں فی من فی میل ۱۰۰ میل کے لئے ۲۰ر معہ زائد فاصلوں کے لئے ۱۷ر جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۲۰۰ میل تک کے لئے معہ زائد فاصلوں کے لئے جو ۲۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۵۰۰ میل تک کے لئے ۱۴ر معہ زائد فاصلوں کے لئے جو ۵۰۰ میل سے اوپر ہوں ۱۰ر معہ ٹرمینل محصول دو پائی فی من مقامی بکنگ کے لئے اور ایک پائی فی من پوری لائن کے لئے اور ۲ پائی فی من ٹرانسپمنٹ یعنی اتار چڑھاؤ کے محصول کے لئے جہاں لائن ختم ہوتی ہو ٭	ایشیز یعنے راکھ - سی سی او آر - ایل بیلٹ یعنے روڑے سی سی - او آر - ایل ہڈیاں - ہڈی کا برادہ۔ سی سی - او آر - ایل ہڈی کا بین - اینٹیں - سی سی - او آر - ایل چکیاں - پتھر - سی سی - او آر - ایل کوئلہ - ڈبلیو / ۳۰۰ بڑی لائن - ڈبلیو / ۱۶۰ چھوٹی لائن - او آر - ایل کردم اور چونہ (قلعی)۔ سی سی - او آر - ایل چونہ سیپیاں - چکنی مٹی۔ سی سی - او آر - ایل کھالیں - این او سی - سی سی - او آر - ایل ناریلے یعنے پکی مٹی - سی سی - او آر - ایل لائم (چونہ) - سی سی - او آر - ایل چونہ پھونکنے کا کنکر۔ سی سی - او آر - ایل تمام قسم کے کھاد جنہیں وہ کھاد بھی شامل ہیں۔ جو کیمسٹری کے مطابق بنائے جاتے ہیں۔ ڈبلیو / ۲۰۰ بی جی - ڈبلیو / ۱۶۰ - این جی } این سی او آر چوبی کڑیاں جو کھلی ہوئی گاڑیوں میں لادی جائیں - ڈبلیو / ۳۰۰ } او آر ایل رولر سٹون - سی سی - او آر - ایل ریت سی سی - او آر - ایل دہات کا میل سی سی - او آر - ایل سلیٹ کے کھیپڑے یا پیٹیاں } سی سی - او آر - ایل سوپ سٹون (کٹیا مائٹ) سی سی - او آر - ایل سرخی (اینٹیں شکستہ) سی سی - او آر - ایل پتھر این او سی - سی سی - او آر - ایل عام کھپڑیلیں سی سی - او آر - ایل لکڑی گڑہی ہوئی } کھلے جو چھکڑوں میں " غیر گڑہی ہوئی } ڈبلیو / ۳۰۰ - او آر - ایل
ب	پائیاں فی من فی میل پہلے ۵۰ میل کے لئے ۲۵ر معہ زائد فاصلوں کیلئے جو ۵۰ میل سے اوپر ہوں اور ۴۰۰ میل تک کے لئے ۲۰ر معہ زائد فاصلوں کے لئے جو ۴۰۰ میل سے اوپر ہوں ۱۴ر معہ ٹرمینل محصول ۲ پائی فی من کے مقامی بکنگ کے لئے اور ۱ پائی فی من پوری لائن کے لئے اور ۳ پائی فی من ٹرانسپمنٹ یعنی اتار چڑھاؤ کے محصول کیلئے جہاں لائن ختم ہوتی ہو ٭	بینگل سٹون (کلرخ یا خاش) سی سی - او آر - ایل سیمنٹ سی سی - او آر - ایل کھریا مٹی - جلیم (کھڑیا مٹی) سی سی - او آر - ایل کچا لوہا - آئرن پگ - سی سی - او آر - ایل سنگ مرمر (روڑے یا ٹکڑے) سی سی - او آر - ایل سنگ مرمر ناتراشیدہ جنہیں کھردرے ڈھیلے یا پیٹیاں بھی شامل ہیں } سی سی - او آر - ایل عام کچی دہاتیں - این او سی - سی سی - او آر - ایل پلستر سی سی - او آر - ایل
ج	پائیاں فی من فی میل پہلے ۱۰۰ میل کیلئے ۳۳ر معہ زائد فاصلوں کیلئے جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۲۰۰ میل تک کیلئے ۲۵ر معہ زائد فاصلوں کیلئے جو ۲۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۳۰۰ میل کیلئے ۱۸ر	جوکر ڈبلیو / ۳۰۰ او آر - ایل میدہ سی / ۳۰۰ - بی جی سی / ۲۰۰ - این جی } او آر غلہ اور دالیں سوائے کراچی سے یا کالا باغ بنوں شاخ یا لکی مروت ٹانک کی شاخ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر فہرست	اصول فہرست	اشیاء جنہیں شیڈول کے مطابق عملدرآمد ہوگا
	ابعد زائد فاصلوں کیلئے جو ۳۰۰ میل سے اوپر ہوں ۵۰۰ میل تک کے لئے } ۱۷/۰ ؛ بعد زائد فاصلوں کیلئے جو ۵۰۰ میل سے اوپر ہوں } ۱۲/۰ ؛ جمع لوکل بکنگ میں ۴ پائی فی من ٹرمینل محصول اور تھرو بکنگ میں ۳ پائی فی من	غلہ دالوں اور عام تخموں کی بھوسی ۳۰۰/ ڈبلیو } او آر ایل ؛ کھل (Oil Cakes) ۳۰۰/ ڈبلیو بی جی ۲۰۰/ ڈبلیو این جی ۔ او آر ایل (Ray) ؛ چیتھڑے ۔ این او سی ۲۰۰/ ڈبلیو بی جی ۱۰۰/ ڈبلیو این جی ۔ او آر ایل ؛ نمک این او سی (۱) ۴۵۰/ سی کھیوڑا ماڑی انڈس اور وچھا سانڈ نمک سے (S.G) ؛ (۲) بھاری مقدار میں ۴۵۰/ ڈبلیو ۔ او آر ایل از کھیوڑا اور (خ خ خ) از کراچی ۔ سی سی ۔ بیج عام سوائے از کراچی اور کالا باغ بنوں اور لکی مروت ، ٹانک کہرگی سیکشنوں پر ۔
د	پائیاں فی من فی میل ؛ پہلے ۱۰۰ میل کے لئے ۳۸/۰ ؛ بعد زائد فاصلوں کے لئے جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۲۰۰ میل تک کے لئے } ۳۳/۰ ؛ بعد زائد فاصلوں کے لئے جو ۲۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۳۰۰ میل تک کے لئے } ۲۵/۰ ؛ بعد زائد فاصلوں کے لئے جو ۳۰۰ میل سے اوپر ہوں } ۱۶/۰ ؛ بعد ٹرمینل محصول ۴ پائی فی مقامی بکنگ کے لئے اور ۳ پائی فی من تھرو بکنگ کے لئے	ٹار ۴۰۰/ ڈبلیو او آر ایل ۔ ۲۰۰ ڈی ٹی آر ؛ جوکھار یا سجی کھار Soda } ۳۰۰/ ڈبلیو ۔ بی جی ۔ ۱۶۰/ ڈبلیو این جی } او آر ایل ؛ بانس ۳۰۰/ ڈبلیو ۔ بی جی ، ۱۶۰ ڈبلیو ۔ این جی } او آر ایل ؛ سوڈا بائیکارب ۳۰۰/ ڈبلیو ۔ بی جی ، ۱۶۰/ ڈبلیو این جی } او آر ایل ؛ کاسٹک سوڈا ۳۰۰/ ڈبلیو ۔ بی جی ، ۱۶۰/ ڈبلیو این جی } او آر ایل ؛ ڈلی دار سوڈا (Crystals Soda) ۳۰۰/ ڈبلیو ۔ بی جی ۔ ۱۶۰/ ڈبلیو این جی } او آر ایل
ہ	پائیاں فی من فی میل ؛ بعد ٹرمینل محصول ۴ پائی فی من مقامی بکنگ کے لئے اور ۳ پائی فی من (Through Booking) تھرو بکنگ کے لئے } ۰/۲۱	گڑ (gagree) ۲۷۰/ ڈبلیو بی جی ۔ ۱۶۰/ ڈبلیو این جی } او آر ایل ؛ پوٹاشیم ۳۰۰/ بی جی ، C/۳۱۰ این جی } او آر ایل ؛ رال (دھونا اور رال) C/۳۰۰ بی جی جلونے ؛ دھوپ (Rosin) C/۳۰۰ بی جی جلونے ؛ D/۳۰۰ ۔ ڈی آر
و	فی چوپہیہ چھکڑا فی میل ؛ (الف) چوڑی پٹڑی کی لائن پر } پائی آنے ۴-۳ ؛ کم از کم ایک سو میل کے لئے	جلانے کے لائق لکڑی ؛ (۱) کھلے چوپہیہ چھکڑوں میں

نمبر فہرست	اصول فہرست	اشیاء جنہیں شیڈول کے مطابق عملدرآمد ہوگا
	زائد از ۱۰۰ میل سے ۲۰۰ میل تک کے لئے } پائی آنہ روپیہ ۹-۲-۰ ؛ زائد از ۲۰۰ میل کے لئے ۰-۲-۰ ؛ ہر ایک چوپہیہ گاڑی کے لئے کم از کم کمایہ ۵۰ روپیہ ہوگا	(۲) نارتھ ویسٹرن ریلوے کے چوپہیہ گاڑیوں میں جنہیں ۱۳۰۰ مکعب فٹ یا اس سے کم گنجائش ہو ؛ (۳) فارن (Foreign) ریلوے کے بند چوپہیہ گاڑیوں میں (جنہیں وہ گاڑیاں بھی شامل ہیں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی گئی ہیں) جنہیں وزن لیجانے کی گنجائش ۱۶ ٹن یا کم ہو } او آر ایل ؛ کم از کم ۲۵۰
		خشک گھاس (بنڈلوں میں یا کھلا) سرکنڈے اور تنکے وغیرہ ؛ (۱) نارتھ ویسٹرن ریلوے میں بند چوپہیہ گاڑیوں میں جنہیں ۱۳۰۰ مکعب فٹ یا اس سے کم کی گنجائش ہو ۔ } او آر ایل ؛ (۲) فارن ریلوے کی بند چوپہیہ گاڑیوں میں (جنہیں وہ گاڑیاں بھی شامل ہیں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی گئی ہیں) جن کی لیجانے کی طاقت ۱۶ ٹن یا اس سے کم ہو ؛ کم از کم ۱۳۵
		چمڑے کے کمانے میں کارآمد اشیاء این او سی ؛ چھلکے ، پتے ، سپاریاں یا میوہ جات جو چمڑہ کو کمانے میں کام آتے ہیں } او آر ایل ؛ کم از کم ۲۵۰
	فی چوپہیہ گاڑی فی میل ؛ (ب) چھوٹی پٹڑی کی لائن پر (لوکل بکنگ) ؛ کالا باغ ۔ بنوں ۔ لکی مروت ، ٹانک ۔ کہرگی ۔ سیکشن ۔ کوہاٹ ۔ تھل سیکشن } پائی آنہ ۲-۱-۰ ؛ جیکب آباد کاشمور سیکشن پائی آنہ ۹-۱-۰ ؛ فی بوگی ویگن فی میل ؛ کالا باغ ۔ بنوں ۔ لکی مروت ۔ ٹانک ۔ کہرگی سیکشن } ۶-۳-۰	ہیزم سوختنی یا جلانے کی لکڑی ۔ او آر ایل ؛ خشک گھاس (بنڈلوں میں یا کھلا) او آر ایل ؛ سرکنڈے اور تنکے وغیرہ او آر ایل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

358

اصول فہرست

کم از کم کرایہ

فی چوپہیہ گاڑی

کالا باغ ۔ بنوں ۔ لکی مروت
ٹانک ۔ کہرگی سیکشن
کوہاٹ تھل سیکشن
جیکب آباد کاشمور سیکشن
فی بوگی ویگن

پائی ۔ آنہ ۔ روپیہ
۰ ۔ ۰ ۔ ۳

کالا باغ ۔ بنوں ۔ لکی مروت
ٹانگ کہرگی سیکشن

پائی ۔ آنہ ۔ روپیہ
۰ ۔ ۰ ۔ ۱۰

ج ۔ چھوٹی پٹری سے بڑی پٹری پر فی میل اور اس کے راستے

	پائی	آنہ	روپیہ
پہلے ایک سو میل کیلئے	۹	۳	۔
زائد از ۱۰۰ میل سے ۳۰۰ میل تک	۹	۲	۰
زائد از ۳۰۰ میل	۲	۱	۰

مندرجہ بالا شرحات کا حسب ذیل طریق پر اطلاق ہوگا
کم از کم کرایہ

۱ ۔ کالا باغ ۔ بنوں ۔ لکی مروت ٹانک کہرگی ۔ کوہاٹ تھل سیکشنوں کے سٹیشنوں سے بک کئے جانے کی صورت میں فی تین چوپہیہ گاڑیاں

۲ ۔ جیکب آباد کاشمور سیکشن کے سٹیشنوں سے بک کرانے کیلئے فی دو چوپہیہ گاڑیوں کے لئے ۔

۳ ۔ کالا باغ ۔ بنوں لکی مروت اور ٹانک کہرگی سیکشن کے سٹیشنوں سے بک کرانے کیلئے فی بوگی ویگن

ح ۔ فی چوپہیہ گاڑی فی میل

	پائی	آنہ	روپیہ
پہلے ایک سو میل کیلئے	۳	۴	۔
زائد از ۱۰۰ میل سے ۳۰۰ میل تک کیلئے	۳	۳	۰
زائد از ۳۰۰ میل کے لئے	۶	۲	۰

کم از کم کرایہ ۱۰ روپیہ فی چوپہیہ گاڑی

اشیاء جنہیں شیڈول کے مطابق عملدرآمد ہوگا

ہیزم سوختنی (جلانیکی لکڑی) او آر ۔ ایل
خشک گھاس (دبا ہوا یا نہ دبا ہوا) او آر ۔ آیل
سرکنڈے اور تنکے او آر ۔ ایل

جلانے کی لکڑی

۱ ۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ایسی بندگاڑیوں میں جن کے مال لیجانے کی حیثیت ۱۳۰۰ مکعب فٹ سے ۱۵۵۰ مکعب فٹ ہو ۔

۲ ۔ دوسری (فارن) ریلوے کی بندگاڑیوں میں (جنمیں وہ گاڑیاں بھی شامل ہیں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی ہوئی ہیں ۔) جن کی مال لیجانے کی حیثیت ۱۶ اور ۲۰ ٹن کے درمیان ہو ۔

ج

اصول فہرست

فی چوپہیہ گاڑی فی میل

	پائی	آنہ	روپیہ
پہلے ۱۰۰ میل تک کے لئے	۰	۵	۔
جمع زاید فاصلوں کیلئے جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۳۰۰ میل تک کیلئے	۰	۴	۔
جمع زاید فاصلوں کیلئے جو ۳۰۰ میل سے اوپر ہوں	۰	۳	۔

ایک چوپہیہ گاڑی کا کم از کم کرایہ ۱۰ روپیہ

اشیاء جنہیں شیڈول کے مطابق عملدرآمد ہوگا

گھاس خشک (دبا ہوا یا نہ دبا ہوا)
سرکنڈے اور تنکے (پھوس)

۱ ۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی بند گاڑیوں میں جن کی لے جانے کی حیثیت ۱۳۰۰ زاید سے لیکر ۱۵۵۰ مکعب فٹ تک ہو ۔

۲ ۔ دوسری فارن ریلوں کی بند گاڑیوں میں (جن میں وہ گاڑیاں بھی شامل ہیں ۔ جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی ہوئی ہیں ۔) جن کے لیجانے کی حیثیت ۱۶ ٹن سے ۲۰ ٹن تک ہو ۔

جلانے کی لکڑی

۱ ۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ان بند چوپہیہ گاڑیوں میں جن میں ۱۵۵۰ مکعب فٹ تک لے جانے کی قابلیت ہو ۔

۲ ۔ دوسری (فارن) ریلوں کی بند گاڑیوں میں جن میں وہ گاڑیاں بھی شامل ہیں جو کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی ہوئی ہیں) جن کی لیجانے کی قابلیت ۲۰ ٹن سے زیادہ ہو

گھاس خشک (دبا ہوا ہو یا نہ دبا ہوا) سرکنڈے اور تنکے یعنی پھوس وغیرہ

۱ ۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی گاڑیوں میں جن میں ۱۵۵۰ مکعب فٹ سے زیادہ کے جانے کی قابلیت ہو ۔

۲ ۔ دوسری (فارن) ریلوں کی بند چوپہیہ گاڑیوں میں (جن میں وہ گاڑیاں بھی شامل ہیں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی گئی ہیں ۔) جن میں ۲۰ ٹن سے زیادہ لے جانے کی قابلیت ہو ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خ

اصول فہرست

چوڑی پٹڑی کی لائن پر
فی چوپہیہ گاڑی فی میل
پائی۔ آنہ۔ روپیہ
پہلے ۱۰۰ میل کیلئے ۳ - ٦ - ۰
جمیع زائد فاصلوں کیلئے جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۲۰۰ میل تک کے لئے } ٦ - ۵ - ۰
جمیع زائد ۲۰۰ میل کے لئے ٦ - ۳ - ۰
ہر ایک چوپہیہ گاڑی کا کرایہ کم از کم ۱۰ روپیہ ہوگا۔

اشیاء جو شیڈول کے مطابق عملدرآمد ہوگا

سامان دورہ
سرکس کٹ
بندشدہ فرنیچر (سامان کرسی میز وغیرہ)
کھلا ہوا اسباب
خانگی اسباب
پیمائش کے آلات و سامان خیمہ جات
اور سامان متعلقہ
سامان تھیٹر۔ شہتیریاں گھڑی ہوئی
اور غیر گھڑی ہوئی۔
۱۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ایسی چوپہیہ گاڑیوں میں جن میں ۱۳۰۰ مکعب فٹ یا اس سے کم کے لیجانے کی قابلیت ہو۔
۲۔ دوسری (فارن) ریلوے کی ایسی بند گاڑیوں میں جن میں وہ بھی شامل ہیں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی گئیں۔ اور جن کے لے جانے کی قابلیت ۱٦ ٹن یا اس سے کم ہو۔

} اونر ایل

اصول فہرست

ب۔ تنگ پٹڑی کی لائن پر (لوکل بکنگ)
فی چوپہیہ گاڑی فی میل
پائی آنہ روپیہ
کوہاٹ تھل سیکشن ۳ - ۱ - ۰
کالاباغ۔ لکی مروت ٹانک۔ کھرگی سیکشن } ۱ - ۲ - ۰
جیکب آباد۔ کاشمور سیکشن ۱ - ۲ - ۰
فی بوگی ویگن
کالاباغ۔ بنوں۔ لکی مروت ٹانک۔ کھرگی سیکشن } ۳ - ٦ - ۰
کم از کم کرایہ
فی چوپہیہ گاڑی
کوہاٹ تھل سیکشن۔ کالاباغ بنوں اور لکی مروت۔ ٹانک کھرگی سیکشن۔ جیکب آباد کاشمور سیکشن } پائی آنہ روپیہ ۰ - ۰ - ۱۰
فی بوگی ویگن
کالاباغ بنوں لکی مروت ٹانک۔ کھرگی سیکشن } ۱۰ روپیہ

اشیاء

سامان دورہ
سرکس کٹ
بندشدہ فرنیچر
کھلا ہوا فرنیچر
خانگی اسباب
پیمائش کے آلات و سامان
متعلقہ خیمہ جات و سامان
متعلقہ تھیٹر۔
چوب عمارتی صاف شدہ
چوب عمارتی غیر صاف شدہ

} اونر ایل

ک

اصول فہرست

ج چھوٹی پٹڑی سے بڑی پٹڑی کو اور اس کے راستہ سے
فی میل
پائی آنہ روپیہ
پہلے ۱۰۰ میل تک کیلئے ۳ - ٦ - ۰
زائد فاصلوں کیلئے جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۲۰۰ میل تک کیلئے } ٦ - ۵ - ۰
زائد از ۲۰۰ میل کیلئے ٦ - ۳ - ۰
مذکورہ بالا شرح بر حسب ذیل طریقہ سے عمل درآمد کیا جائیگا
۱۔ کالاباغ۔ بنوں۔ لکی مروت۔ ٹانک کھرگی اور جیکب آباد کاشمور سیکشن کے سٹیشنوں سے لوکل بکنگ کے لئے تین چوپہیہ گاڑیوں کا کرایہ دس روپیہ ہوگا۔
۲۔ کوہاٹ۔ تھل سیکشن کے سٹیشنوں سے بک کرنے کیلئے دو چوپہیہ گاڑیوں کا کرایہ دس ۱۰ روپیہ ہوگا۔
۳۔ کالاباغ۔ بنوں اور لکی مروت ٹانک کھرگی سیکشن کے سٹیشنوں سے بک کرانے کیلئے ایک بوگی ویگن کا کرایہ دس روپیہ ہوگا۔

فی چوپہیہ گاڑی فی میل
پائی آنہ روپیہ
پہلے ۱۰۰ میل کیلئے ۰ - ۷ - ۰
جمیع زائد فاصلوں کیلئے جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۲۰۰ میل تک کے لئے } ۰ - ٦ - ۰
زائد از ۲۰۰ میل کیلئے ۰ - ۴ - ۰
فی چوپہیہ گاڑی کے لئے کم از کم دس روپیہ کرایہ ہوگا۔

اشیاء جو شیڈول کے مطابق عملدرآمد ہوگا

سامان دورہ
سرکس کٹ
بندشدہ فرنیچر
کھلا فرنیچر
سامان خانگی
آلات پیمائش و سامان متعلقہ خیمہ جات و سامان متعلقہ تھیٹر
چوب عمارتی صاف شدہ
چوب عمارتی غیر صاف شدہ

} اونر ایل

چوب عمارتی صاف
چوب عمارتی غیر صاف
۱۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ان بند گاڑیوں میں جن کے لیجانے کی قابلیت ۱۳۰۰ سے زاید ۱۵۵۰ مکعب فٹ تک ہو۔
۲۔ دوسری (فارن) ریلوے کی ایسی بند گاڑیوں میں جنکی ۱٦ سے ۲۰ ٹن تک لیجانیکی قابلیت ہو۔ انہیں وہ گاڑیاں بھی شامل ہیں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی گئی ہیں

} اونر ایل
} ڈبلیو آر ۲۰ ہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ل — **اصول فہرست**

فی گاڑی فی میل

پائی۔ آنہ۔ روپیہ

پہلے ۱۰۰ میل کیلئے ۹۔ ۸۔ ۰

جمع زاید فاصلوں کیلئے جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۲۰۰ میل تک کیلئے ۰۔ ۷۔ ۰

جمع زاید از ۲۰۰ میل کے لئے ۹۔ ۴۔ ۰

ایک چوپہیہ گاڑی کا کم از کم کرایہ ۵ روپیہ ہوگا۔

اشیاء جنہیں شیڈول کے مطابق عملدرآمد ہوگا

چوب عمارتی صاف شدہ ״ غیر صاف شدہ

۱۔ نارتھ ویسٹرن کی بند چوپہیہ گاڑیوں میں جن کی ۱۵۵۰ مکعب فٹ سے زیادہ لے جانے کی قابلیت ہو۔

۲۔ دوسری (فارن) ریلوں کی ایسی بند چوپہیہ گاڑیوں میں جو ۱۰ ٹن سے زیادہ مال لے جاسکتی ہوں اور جن میں وہ گاڑیاں بھی شامل ہوں۔ جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی گئی ہوں۔

۹۔ حروف جو بطور اختصار اوپر درج کئے گئے ہیں۔ ان کے حسب ذیل معنے ہیں۔

سی کیبی۔ محصولات گاڑی کی جو استعمال کی جائے۔ مال لے جانے کی قابلیت کے مطابق لگائے جائینگے۔

او۔آر۔ مالک کی ذمہ داری پر۔

آر۔آر۔ ریلوے کی ذمہ داری پر۔

ایل۔ مال کے اتار چڑھاؤ کا کام مالکوں کو کرنا پڑیگا۔

ڈبلیو۔ یہ حرف اپنے بعد والے اعداد کے مطابق فی چار پہیہ والی گاڑیوں کے معنوں کے حساب سے کم از کم وزن کو ظاہر کرتا ہے۔ جس پر محصول عاید آتا ہے۔

سی۔ یہ حرف اپنے بعد والے اعداد کے مطابق مکعب فٹ یعنی بھیجے جانے والے مال کے کم از کم وزن کو ظاہر کرتا ہے۔ جس پر محصول عاید آتا ہے۔

ڈبلیو۔آر۔ یہ حرف اپنے بعد والے اعداد کے مطابق فی چار پہیہ والی گاڑیوں کے معنوں کے حساب سے کم از کم وزن کو ظاہر کرتا ہے۔ جس پر محصول عاید آتا ہے۔

این۔او۔سی۔ ان حروف کا مطلب یہ ہے۔ کہ جس شے کی کسی اور طرح درجہ بندی نہ کی گئی ہو۔

۲۔ حسب ذیل کتب کے ترمیم شدہ ایڈیشنوں پر یکم اپریل ۱۹۲۲ء سے عملدرآمد کیا جائیگا جو چھپ رہی ہیں۔ اور یہ کتب فروخت کیلئے شروع مارچ میں ملیں گی۔ قیمتیں جو نیچے درج ہیں وہ معہ محصول ڈاک ہیں۔

۱۔ گڈس سٹیرف پمفلٹ (نمبر ۳)

۲۔ ٹیبل آف گڈس ریٹس جس میں ۱۰ سے ۲۰۰ میل تک کا حساب درج ہے۔ روپیہ ۰ آنہ ۴ پائی ۰ — ۰ ۵ ۰

۳۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے گڈس جنکشن ریٹ لسٹس — روپیہ ۱ آنہ ۴ پائی ۰

جن لوگوں کو ان کتب کی ضرورت ہو۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ مہربانی فرماکر اپنی ضروریات (یعنی یہ کہ کتب کتنی درکار ہیں) کی بابت جہاں تک جلد ممکن ہو ہمارے پاس خط بھیجدیں۔ اور اسکی قیمت بذریعہ منی آرڈر روانہ کریں۔

ترمیم شدہ گڈس سٹیرف کے حسب ذیل کتاب کے پروف کی ایڈوانس کاپیاں ہمارے پاس درخواست کرنے پر حاصل ہو سکتی ہیں۔ ان کی قیمت معہ محصول ڈاک ۴ ہر رہے۔

باب ۲۔ جس میں ترمیم شدہ فہرست محصولات کا اصول ظاہر کیا گیا ہے۔

باب ۳۔ جس میں نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مال کی ترمیم شدہ درجہ بندی اور فہرست محصولات جو عاید آتی ہے۔ درج کئے گئے ہیں۔

باب ۱۶۔ جو محصولات نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مقامی طور سے عاید ہوتے ہیں۔ ان کو ایک سے دوسرے سٹیشن کے لئے دکھاتا ہے۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان ایڈوانس پروف کاپیوں میں جو تفاصیل درج ہیں۔ ان میں سٹیرف یعنی محصول نامہ کی آخری چھپائی کے وقت تبدیلی ہو سکتی ہے۔ اور اس لئے جو حالات ان میں درج ہیں۔ ان کی بابت یہ خیال کیا جائے۔ کہ ان سے محصولات میں تبدیلیوں کی وہ نوعیت ظاہر ہوتی ہے۔ جس کے یکم اپریل ۱۹۲۲ء سے رواج دینے کی تجویز کی گئی ہے۔

دستخط

اے۔ ٹی۔ سٹوول صاحب بہادر

ٹریفک منیجر

(از دفتر صاحب منیجر لاہور مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۲۲ء)

نوٹ

اس نوٹس میں جو حروف "ڈی۔آر" "بی۔جی" اور "این۔جی" آئے ہیں ان کا بالترتیب مطلب یہ ہے۔

۱۔ ڈفرینٹس ریٹ یعنی محصولات کا فرق۔

۲۔ بڑی لائن۔

۳۔ چھوٹی لائن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

امرتسر میں شراب کے تاجروں پر حملہ لاہور۔ ۳۰ جنوری۔ ایک سرکاری کیمونیک مظہر ہے کہ امرتسر میں شراب کی تجارت کرنے والے جتنے اشخاص شراب کے نیلام میں شریک تھے ان سب پر والنٹیروں نے حملہ کیا۔ اور طبی سارٹیفکیٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص کو تین زخم لگے۔ مجروح شدہ شخص کا بیان ہے کہ والنٹیروں نے اسکو لاٹھیوں سے زدوکوب کیا۔

لالہ لاجپت رائے کی رہائی اور گرفتاری لاہور۔ ۳۱ جنوری۔ گذشتہ شب گیارہ بجے لالہ لاجپت رائے کو کسی دوسرے الزام پر فوراً ہی جیل کے دروازہ پر دوبارہ گرفتار کر لیا گیا۔ لالہ صاحب پر قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کا الزام قائم کیا گیا۔

قانون مجالس مخویانہ کا آسام میں نفاذ دہلی۔ ۳۱ جنوری۔ ایک غیر معمولی گزٹ میں اسکا اعلان ہوا ہے۔ کہ آسام کے ۵ ضلعوں میں قانون مجالس مخویانہ کا نفاذ کیا گیا ہے۔

ٹھیکہ شراب کیلئے ٹنڈر ۲۶-۲۷-۲۸ جنوری ملتان کے شراب اور دیگر مسکرات کے ٹھیکے نیلام ہوتے تھے۔ ۲۶ جنوری کو کوئی ٹھیکہ شراب نیلام نہیں ہوا۔ اور افسر انچارج نے یہ حکم دیا۔ کہ ۲۷ جنوری شام کو ۴ بجے تک بند لفافہ میں درخواستیں یعنی ٹنڈر لئے جاسکتے ہیں۔

دہلی میں درزیوں کا فیصلہ دہلی میں درزیوں کی ایک زبردست پنچائت ہوئی۔ جس میں کہ یہ طے پایا کہ کوئی بدیشی کپڑا نہ سئے۔ جو اس کے خلاف کریگا۔ اس کو پنچائتی سزا دی جائیگی۔

تنیا گڈھ کی ہڑتال ختم کلکتہ۔ ۳۰ جنوری۔ تنیا گڈھ سینڈرڈ جیوٹ مل کے آدمی کام پر واپس آگئے۔ آج حالات معمولی ہیں۔ فساد کے بعد سے جس کے سلسلہ میں پولیس کو گولیاں چلانی پڑی تھیں آج کام کا پہلا دن ہے۔

پرنس آف ویلز اندور میں ناگپور۔ ۳۱ جنوری۔ آج ساڑھے آٹھ بجے صبح پرنس آف ویلز ناگپور سے عازم اندور ہوئے روانگی پرائیویٹ تھی۔

کلکتہ میں عورتوں نے تقریریں کیں کلکتہ۔ ۲۹ جنوری باوجود ممانعت کے کلکتہ کے جنوبی حصہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ بنگالی اور پنجابی عورتوں نے تقریریں کیں۔ پولیس نے جلسہ منتشر کر دیا۔ اور ۱۰۸ آدمی گرفتار ہوئے۔

شراب کی بولی دینے پر منہ کالا کر دیا گیا ملتان۔ ۲۶ جنوری۔ آج ضلع عدالت میں شراب کے ٹھیکوں کا نیلام ہوا۔ تو وہاں ایک ہندو نوجوان نے بولی دی۔ اس پر ہجوم نے اسے پکڑ کر اس کا منہ کالا کر دیا۔ اور اسے بازاروں میں پھرایا۔ ایک دو معزز پارسیوں کو بھی اسی الزام میں زدوکوب کیا گیا ہے۔

غیر ممالک کی خبریں

نیا امریکن سفیر ایران نیویارک۔ ۲۷ جنوری۔ اضلاع متحدہ امریکہ کے نئے سفیر طہران کے ہمراہ ایک امریکن فوجی اتچی بھی جا رہا ہے۔ جس کے ساتھ امریکن سفیر مسٹر ہارڈ نے حال ہی میں بمقام پیرس امریکہ کے مفاد کے متعلق تیل کی نسبت گفتگو کی ہے۔

واشنگٹن کانفرنس لنڈن۔ ۲۸ جنوری۔ واشنگٹن کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ پانچ دول تین ماہ کے اندر اندر دو دو مندوب مقرر کرینگی جو کانفرنس میں شریک ہونگے۔ اور یہ کانفرنس ایک نئی کانفرنس میں شریک ہونگے۔ اور یہ کانفرنس ایک نئی کانفرنس ہوگی۔ جس میں بحث و تمحیص ہوگی۔ کہ تمام دنیا کو جدید قواعد جنگ میں شامل کیا جائے۔

ولائت میں انفلوئنزا کی بڑھتی ہوئی شدت لنڈن۔ ۲۷ جنوری۔ تازہ ترین خبریں مظہر ہیں۔ کہ لنڈن میں انفلوئنزا کا اثر گھٹ رہا ہے۔ مگر صوبجات میں یہ مرض شدت کی صورت اختیار کر رہا ہے۔ نیوکیسل میں ۸۲ اموات ہوئی ہیں۔ بعد کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ یہ مرض پیرس میں بھی پہنچ گیا ہے۔

وزارت آسٹریا کا استعفا لنڈن۔ ۲۷ جنوری۔ وائنا کا تار مظہر ہے کہ وزارت کے مستعفی ہو جانے سے صورت حال اور نازک ہو گئی ہے۔ اس مسئلہ کی نزاکت پر برطانوی گورنمنٹ غور و خوض کر رہی ہے معلوم ہوا ہے کہ برطانوی گورنمنٹ آسٹریا کو جنیوا کانفرنس کے بعد ۲۵ لاکھ پونڈ قرضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جدید آئرش فیڈریشن کی صدارت لنڈن۔ ۲۷ جنوری۔ مسٹر ڈی ویرا کو تمام دنیا میں آئرش سوسائٹیاں قائم کرنے والی جدید فیڈریشن کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔

ارنسٹ شیکلٹن کی موت لنڈن۔ ۲۹ جنوری۔ مشہور انگریز سیاح سر ارنسٹ شیکلٹن جو قطب شمالی کی تحقیقات پر گئے تھے۔ ان کا جہاز کوئسٹ جنوبی جارجیہ کے بندرگاہ میں ۴ جنوری کو پہونچا اور ۵ جنوری کو سر ارنسٹ کا قلب کی حرکت بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔

کیا شاہ قسطنطین تخت سے دست بردار ہونگے لنڈن ۲۹ جنوری (اسٹیمین کا خاص تار) لنڈن ٹائمس کا نامہ نگار پیرس سے لکھتا ہے۔ کہ اگرچہ اس کی بہت زور و شور سے تردید کیجاتی ہے۔ لیکن یونانی سرکاری حلقوں کے باہر برابر یہ افواہ گرم ہو رہی کہ شاہ قسطنطین (شاہ یونان) اپنے فرزند کو بادشاہ بنا کر تخت شاہی سے دست بردار ہونا چاہتے ہیں۔

آئرلینڈ کے ایک علاقے میں مارشل لاء لنڈن (۲۸ جنوری) چوریوں اور رہزنوں کی وارداتوں کی کثرت کیوجہ سے اور خاص کر اس وجہ سے کہ ایک پروٹسٹنٹ کا قتل ہو گیا۔ آئرلینڈ کی ریپبلکن فوج نے ٹپریری کے پانچ پرگنوں میں مارشل لاء جاری کر دیا ہے۔ رات کو توپ چلنے کے بعد گھر سے باہر نہ نکلنے کا حکم دیا گیا ہے اور جو شخص مسلح پایا جائے اسے گولی سے مار دینے کا حکم ہے۔

چین کے ملاحوں کی ہڑتال ہانگ کانگ ۲۹ جنوری۔ کانٹن کے ملاحوں کی یونین نے ملاحوں کی تنخواہ میں اضافے کی ...